

## صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز منگل مورخہ 16 مارچ 2004 بمطابق 24 محرم  
1425 ہجری صبح دس بجے بیس منٹ پر منعقد ہوا۔  
جناب سلیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذ بالله من الشیطن الرجیم - بسم الله الرحمن الرحیم

وَأَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ  
قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ  
اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وَلَتَكُنَّ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ  
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا  
جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

(ترجمہ): اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ اور اللہ کے اس احسان کو یاد رکھو جو  
اس نے تم پر کیا ہے۔ تو تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اس نے تمہارے دل جوڑ دیئے اور اس کے فضل  
و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے۔ تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے۔ اللہ تعالیٰ  
نے تم کو اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی نشانیاں تمہارے سامنے بیان کرتا ہے۔ تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ تم  
میں سے ایک جماعت ضرور ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف لائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے  
کاموں سے روکے۔ اور یہی لوگ فلاح و نجات پانے والے ہیں اور کہیں تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو  
فروقوں میں بٹ گئے اور کھل کھل واضح ہدایات پانے کے بعد بھی اختلافات میں مبتلا ہوئے۔ جنہوں نے یہ  
طریقہ اختیار کیا۔ ان لوگوں کیلئے بڑا عذاب ہے۔

جناب ابراہیم خان: جناب سپیکر صاحب!  
جناب سپیکر: جن معزز اراکین صوبائی۔۔۔۔۔۔  
مولانا عبدالرحمن: پوائنٹ آف آرڈر سر!

### اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: دیتا ہوں میں وقت تھوڑا سا، جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، بغرض منظوری میں ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اسمائے گرامی، جناب ملک نسیم الدین صاحب، ایم پی اے، آج سے اٹھارہ تاریخ تک کیلئے اور جناب حافظ حسمت خان صاحب، وزیر زکوٰۃ و عشر، آج کیلئے۔  
Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

سید قلب حسن: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔  
جناب نادر شاہ: سپیکر صاحب۔  
سید قلب حسن: یو ضروری غوندے مسئلہ دہ، سر۔  
مولانا عبدالرحمن: سپیکر سر۔  
جناب سپیکر: جی جی، وخت در کوم۔ مولانا عبدالرحمن صاحب۔

### رسمی کارروائی

مولانا عبدالرحمن: جناب سپیکر صاحب! ہمارا جو چترال ہے تو یہ آپ سب کو معلوم ہے کہ سال میں چھ مہینے یہ پاکستان کے دوسرے حصوں سے کٹا رہتا ہے۔ اس وقت پورے ضلع چترال میں گھی کی قلت ہے، گھی بالکل نہیں ہے اور ملک پیک بھی نہیں ہیں، یعنی زندگی کی ضروریات کی چیزیں کوئی بھی نہیں ہیں اور کل وہاں سے مجھے ٹیلیفون کیا گیا ہے کہ تقریباً آٹھارہ ٹرک گھی اردو میں کھڑے ہیں لیکن ڈسٹرکٹ ناظم اور کمانڈنٹ کے آپس کے اختلافات کی وجہ سے، کمانڈنٹ صاحب اس کی اجازت نہیں دیتا۔ کل میں نے کمانڈنٹ چترال سے ٹیلیفون پر بات کی وہ اسلام آباد میں تھے تو انہوں نے کہا کہ ابھی یہ میرے اختیار میں

نہیں ہیں۔ آپ I.G (FC) سے بات کریں انہوں نے ان کو بند کیا ہوا ہے، لہذا میری درخواست ہے کہ چترال کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے چترال کا یہ مسئلہ حل کرنا انتہائی ضروری ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب، میں ٹائم۔۔۔۔۔

جناب نادر شاہ: مالہ خو موقع راکرہ کنہ۔

جناب سپیکر: لڑ کینہ، مطلب دادے موقع در کومہ، چہ یو مسئلہ راشی بیبا۔۔۔

جناب سراج الحق (سینئر وزیر خزانہ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! مولانا محترم نے ضلع چترال کے عوام کے بارے میں گھی کی قلت کے حوالے سے جو مسئلہ اسمبلی میں پیش کیا ہے، یہ آپ کے علم میں ہے کہ موسم سرما کے آنے سے قبل سرحد کی حکومت وہاں پر سیشن کیلئے جو ضروریات ہوتی ہیں، وہ جمع کر لیتی ہے اور انہیں سٹور میں رکھتی ہے اسلئے کہ برف باری کی وجہ سے لواری بند ہو جاتا ہے اور اسکی وجہ سے اشیاء کے آنے جانے میں خاصی دقت اور مشکل پیش آتی ہے اس لئے گندم بھی وہاں پر سٹور کرنا پڑتا ہے اور ضروریات زندگی کی دوسری چیزوں کو بھی جمع کرنا پڑتا ہے لیکن اب چونکہ موسم گرما شروع ہونے کو ہے اور اشیاء کی ترسیل شروع ہو رہی ہے، مولانا محترم نے گھی کے حوالے سے جو بات رکھی ہے، انشاء اللہ ہم اولین فرصت میں وہاں کی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے بھی رابطہ کریں گے، انتظامیہ سے بھی رابطہ کریں گے تاکہ گھی کی Availability کو یقینی بنایا جائے۔

جناب سپیکر: سید قلب حسن صاحب، سید قلب حسن کے بعد آپ اور پھر عالمزیب عمر زئی صاحب، میں ٹائم دوں گا۔

سید قلب حسن: محترم جناب سپیکر صاحب! دکوہاٹ ڈویژن ہسپتال پہ بارہ کبن مونبر، دوہ درے ځلہ گذارشات ہم کپری دی خو هغے طرف ته توجه نه کوی۔ پہ جنوبی اضلاع کبن جناب سپیکر صاحب، دا واحد هسپتال دے چه د دے بلڈنگ Complete جوړ شوے دے، سامان پکبن پروت دے۔

جناب سپیکر: قلب حسن صاحب! زما پہ خپل خیال کہ وزیر صحت صاحب پورے تاسو انتظار او کړئ چه هغوی راشی بیبا به تاسو دا خبره او کړئ۔

سید قلب حسن: تھیک شو جی، تھیک شو۔

جناب سپیکر: میاں نادر شاہ صاحب۔

جناب نادر شاہ: شکریہ، سپیکر صاحب۔ مونہہ خودا خبرہ مخکین ہم پہ دے فلور باندے کرے دہ، زمونہہ چہ کوم سرک دے ہلتہ کین، ہغہ کچہ دے، انتہائی گردوغبار دے، خلقتہ ڀیر تکلیف دے۔ نیم کلو میتیرہ ایریا دہ او دھغے د او بود چہر کاؤخہ بندوبست نیشته، گاڊو د جنگیدو ہلتہ خطرہ دہ۔ زما درخواست دے چہ سردار ادریس صاحب د تی ایم اے تحت بھائی تہ اووائی چہ تاسو سرہ د او بو تینکئی شتہ دے او تر ہغے پورے چہ تھیکیدار نہ وی راغلی، ہغہ خو تبتیدلے دے، چہ پہ دغہ سرک باندے چرتہ کین یو د وہ درے تائمہ او بہ اچوی نو دا بہ ڀیرہ مہربانی او کپری ځکہ چہ ڀیر انتہائی تکلیف دے جی خلقتہ، ځوک تیریدے نشی۔ ہغہ خوا تہ کلی چہ کوم دی نو ہغہ د گرد وغبار نہ ڀک شوی دی۔ مہربانی د او کپری۔

جناب ابراہیم خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میں صرف عالمزب عمزئی کو اسکے بعد ٹائم دوں گا، پھر بعد میں دیکھا جائے گا، جی۔

جناب ابراہیم خان: دوہ منتہ بہ ماتہ ہم را کپری جی۔

جناب محمد ادریس (وزیر بلديات): جناب سپیکر! انکی تکلیف کا ہمیں احساس ہے اور انشاء اللہ ٹی۔ ایم۔ او تحت بھائی کو آج ہی اس سلسلے میں Instruction Issue کر دینگے کہ وہ فوری طور پر وہاں پر پانی کا بندوبست کر دیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں جہاں بھی کام ہو رہا ہے کنسٹرکشن کا، کنٹریکٹر ہو، خواہ وہ ٹی۔ ایم۔ او ہو، جسکی بھی ذمہ داری ہے، آلودگی سے بیماریاں پھیلتی ہیں تو اگر آپ Generally یہ Instructions دے دیں کہ بھئی وہاں پہ پانی کے چھڑکاؤ کا اہتمام کیا جائے۔ جی، عالمزب عمزئی صاحب۔

جناب عالمزب: مہربانی جی، سپیکر صاحب، یو خوزہ تاسو، د دے فوڈ تمام دغہ چہ دی، دغہ تہ مورار سولے دی، د او پرو مسئلہ چہ مونہہ تہ دملونو۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ربانی صاحب چہ راشی بیا بہ تاسو تہ موقع در کوؤ۔ ربانی صاحب چہ راشی۔

جناب عالمزيب: بنه بل جى ستاسو متعلق، تاسو سره Direct تعلق ساتي۔ ماتاسو ته خان له دريے خله، سپيڪر صاحب، زه خودا خبره نه دغه كوم، دا Clear كومه چه يره تاسو يو اعلان ڪريو و په شريڪه او نه مونڙ په حلقه ڪنڀن يو بل سره خوا ڪنڀن يو، ماچه توجه دلاؤ نوٽس ڄومره جمع ڪري دي، دا دريے خله سيشن تير شو، نوماته ٽول واپس شول چه متعلقه منسٽر صاحب سره ملاؤ شه او ڇه چه هم دي، دريے دريے خله ئي جمع ڪرم او واپس، زما اوسه پوريے يو هم۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: د قواعدو حواله ئي پڪڀن در ڪريے ده؟

جناب عالمزيب: را ڪريے ئي ده جي، ما پڪڀن دير داسي قرار دادونه پيش ڪري دي چه زه به مثال۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: گوره ڪه د قواعدو حواله ئي در ڪري وي ڪنه نو مطلب دا ديے چه په قواعدو ڪنڀن دننه ئي را وليڙه۔

جناب عالمزيب: په قواعدو ڪنڀن جي ما قرار داد راوستي دي، هغه نه ديے شويے لڪه ما وئيلي و و چه يره په صوبه سرحد ڪنڀن ٽيلفون چه دي، دا پچيس ڪلوميٽر لوڪل ديے او په پنجاب ڪنڀن ساٿه ڪلوميٽر دي۔ دا قرار داد د صوبائي اسمبلي نه پاس شي، زمونڙ صوبه سرحد ڪنڀن د هم داسي شي۔ زما هغه قرار داد نه راڻي نو۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: په Draw ڪنڀن به وي، انشاء الله رابه شي۔

جناب عالمزيب: نه يره شل، دا جي غونڊ ڪيڊيے ما خان سره راوڙي ديے، دا ماته ٽول واپس راغلي دي۔

جناب سپيڪر: رابه شي۔

جناب عالمزيب: يو خبره كوم، يو خبره ميے دا ده سپيڪر صاحب، چه ماسره بالڪل په ديے اسمبلي ڪنڀن د ميرني مور سلوڪ ستاسوپه وجه ڪيري۔ يوه خبره درته كوم۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: داسي خبره ده چه لڙ دا رولز گوره، داسي ريمارڪس ور ڪول په چيئر بانديے چه هغه Reflection ڪوي، تاته نه رولز اجازت در ڪوي، نه قاعده اجازت در ڪوي۔ دا تاسو واوريدل، مخڪڀن در وولز۔۔۔۔۔

جناب عالمزيب: خبره د جی زه منم۔ دويمه خبره زه جی کومه يوه۔

جناب سپيکر: درولزو قواعد Study او کره، مطالعه او کره او دهغه مطابق بيا خبره اوچتوه۔ او، بالکل به راځي۔

جناب عالمزيب: زه چه د رولز مطابق اوچتوم، تاسو له جی چيمبرته خوشو ځله راغلم، درته مے او وئيل، يره خوشو ځله مے درته او وئيل چه زما دا مسئله ده، حل نه شوه، يوه، دويمه خبره جی زما دا ده، دويمه خبره جی زما دا ده۔۔۔۔۔

(قطع کلامي)

جناب سپيکر: جی، مرید کاظم صاحب، مرید کاظم صاحب۔

جناب ابراهيم خان: سپيکر صاحب! زه هم ولاړيمه جی، جناب سپيکر صاحب! سید مرید کاظم شاه: اگر اس میں ایک مہربانی کر لیں سر۔ عمر زنی صاحب کو ایک شکایت ہے بہت ذاتی جی، اگر اس کیلئے آپ ایک دن مقرر کر لیں تاکہ ہم آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں، اسکی چیزیں دیکھ لیں۔۔۔

(قطع کلامي)

جناب سپيکر: جس وقت آپ چائينگے، ميرے خيال میں ميرے دروازے تو کھلے ہوئے ہیں۔ سید مرید کاظم شاه: کہ کہاں پر اور کب کو تہا ہی ہوئی ہے تو اسکا ازالہ ہو جائے، یہ بہت ضروری ہے جی۔  
جناب سپيکر: بالکل۔

جناب عالمزيب: دا يوه خبره جی، دا زما لږه ډيره۔۔۔۔۔

جناب سپيکر: بس او شوه، ستاسو پارليماني ليډر خبره او کره کنه۔

جناب عالمزيب: يره جی نه، زه يوه خبره راولم بس چه هر څه وی، ماته د سپيکر صاحب نه ډيره زياته مسئله جوړه ده ځکه چه زه هر وخت وایم، هر وخت خبره کوم چه ماسره سپيکر صاحب ذاتيات کوی۔ تاسو دے هائس ټول په شريکه باندے سټينډنگ کمیټو دپاره تاسو

(قطع کلامي)

چيئر مينان Select کرے وو۔۔۔۔۔

جناب ظفر اعظم (وزير قانون): جناب! یہ۔۔۔۔۔

جناب عالمزيب: لاء منسټر صاحب، ماته به لږ ټائم را کوئی، زه خپله خبره به کوم۔

وزیر قانون: جناب! یہ رولز اور قواعد کے خلاف ہے، چیئر پر اعتراض کرنا جی، میرے خیال میں۔  
جناب سپیکر: بہر حال ان سے یہ توقع کی جاتی ہے، انکو اجازت ہے، یہ Relaxation میں ان کو دیتا ہوں،  
ان سے توقع یہی کی جاتی ہے۔ جو کچھ آپ کہنا چاہیں، میں آرام سے سنوں گا۔

جناب عالمزیب: تھیک دہ بالکل۔ دسٹینڈنگ کمیٹیو تاسو لہ دے ہاؤس اجازت  
در کرے وو، مونبرہ د چا Choice نہ وو کرے چہ یرہ ما د دے کمیٹی چیئرمین کرہ او  
ما د دے کمیٹی چیئرمین کرہ۔ نہ مے سفارش کرے دے کہ چاتہ مے کرے وی،  
راتہ او وایہ چہ تا، صرف تپوس مے کرے دے چہ پہ کومہ کمیٹی کبن مو اچولی  
یو؟ وروستو پتہ اولگیدہ چہ فلانکئی کمیٹی کبن چیئرمین ئے، فلانکئی کبن  
ممبرئے۔ عزت لرم پہ عزت خفہ کیرم، یوہ کمیٹی کبن بہ مو ہم نہ اچولم، درومبی نہ  
بہ مو ممبر اچولم او نہ بہ مو پہ کمیٹی کبن اچولم۔

جناب سپیکر: کہ اوس تاسو مناسب گنری نو استعفی ور کولے شی او دے معزز ایوان  
ماتہ اختیار راکرے وو د کمیٹیو د جو رولو، دا معزز ایوان د بیا خپلہ فیصلہ واپس  
واخلی، ماتہ ہیخ اعتراض نشتہ۔

جناب عالمزیب: سپیکر صاحب! زہ چہ خبرہ ختمہ کریم نو بالکل تہ چہ خنگہ وائے نو  
زہ بہ بیا خبرہ او کریم۔

جناب سپیکر: زہ تاتہ وایم چہ تہ پہ آرام کینہ، پہ خپل خائے بس۔

جناب عالمزیب: تاسو زما صرف۔۔۔۔

جناب سپیکر: زہ تاتہ فلور نہ در کوم، فلور درتہ نہ در کوم۔ زہ درتہ فلور نہ در کوم۔

جناب عالمزیب: تاسو ماتہ فلور نہ راکوئی، ہیخ خبرہ نہ دہ جی، مہ راکوئی۔ مونبرہ  
تاسو تہ اجازت در کرے وو، ستاسو سیاست۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب ابراہیم خان: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب! یو منت جی۔

آڈٹ رپورٹس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Next, jee. Item No.8, the Honourable Minister for Finance N-W.F.P, to please lay on the table of the House the following reports of Auditor General of Pakistan:-

1. Finance Accounts for the year, 200 and 2001.
2. Appropriation Accounts for the year, 2000 and 2001.
3. Audit reports for the year, 2000 and 2001.
4. Revenue Receipts for the year, 2000 and 2001.

Honourable Minister for Finance please.

(اس مرحلے پر معزز رکن عالم زیب نے احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کیا)

جناب ابراہیم خان: جناب سپیکر صاحب! زہ ہم د شروع نہ ولا پر یمہ جی اول، سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، زہ ہم تہولو نہ اول ولا پر وومہ جی۔ سپیکر صاحب! ہم دغہ شان زیاتے ماسرہ ہم کیری۔

جناب سپیکر: وروستو تائم درکوم تاتہ۔

جناب ابراہیم خان: زہ ہم دتہولو نہ اول ولا پر یمہ، ہم دغہ شان زیاتے ماسرہ ہم کیری۔

جناب سپیکر: روستو تائم درکوم۔

جناب ابراہیم خان: دتہولو نہ اول جی، زہ ولا پر یمہ۔

جناب سپیکر: ددے نہ روستو تائم درکوم۔

سینئر وزیر خزانہ: ایجنڈا کے مطابق مجھے فلور دیا گیا ہے جناب سپیکر صاحب! میں جناب آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی درج ذیل رپورٹس اسمبلی میں پیش کرتا ہوں:

نمبر 1۔ فنانس اکاؤنٹس برائے سال 2000 تا 2001، مختص کردہ حسابات برائے سال 2000 تا 2001، آڈٹ رپورٹس برائے سال 2000-2001 اور مالی محصولات برائے سال 2000-2001

آڈٹ رپورٹس کا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو ریفیر کیا جانا

Mr. Speaker: The reports stand laid. Now the Honourable Minister for finance, N-W.F.P, to please move that the said Reports of Auditor General of Pakistan may be referred to the Public Accounts Committee, Honourable Minister for finance please.

سینئر وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مذکورہ بالا رپورٹس کو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے حوالے کیا جائے، شکریہ۔



Mr. Speaker: The motion before the House is that the reports of the Auditor General of Pakistan may be referred to the Public Account Committee. Is it the desire of the House that the Reports of the Auditor General of Pakistan may be referred to the Public Account Committee?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the reports are referred to the Public Accounts Committee. Jee, Qasmi Sahib.

### مولانا محمد احمد لدھیانوی کی ضلع ہری پور میں داخلہ پر پابندی

جناب ابراہیم خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! تقریباً دو بارہ سال نہ مسلسل زمونرہ دے ہری پور کینس بہ یو پروگرام کیدلو د تحریک عظمت صحابہ د طرف نہ، ہغہ پروگرام مسلسل بارہ سال بہ کیدو خو چہ کلہ جی زمونرہ اسلامی حکومت راغلی دے نو ہغہ پروگرام کینس جی مختلف رکاوٹونہ پیدا کوی۔ دوئی، مخکینس بہ جی داسے وہ چہ پہ یکم محرم باندے بہ پہ شیعہ سنی علماء پابندی اولگیدہ، دا زمونرہ پروگرام بہ جی پہ پندرہ مارچ باندے وو۔ پہ ہغے کینس بہ دہغہ وخت ضلعے انتظامیے د یوے ورھے Relaxation ورکرو او مولانا اعظم طارق صاحب یا مولانا حق نواز جھنگوی صاحب بہ راغلو او تقریر بہ ئے او کرو او لارل بہ۔ دا اخل جی، چہ کلہ نہ زمونرہ اسلامی حکومت راغلی دے نو پہ ہغے کینس تیر کال ہم دغہ شان او شولہ چہ زمونرہ صوبائی حکومت پہ مولانا صاحب پابندی اولگولہ۔ بیا ہغے کینس مونرہ خبرے او کرے خو ہغہ او نہ شہ۔ دے اخل مونرہ بیا مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب راغوبنتے وؤ او ما دا حکومت تہ او وئیل چہ دا زہ گارنتی درکوم چہ دقرآن او حدیث نہ علاوہ یوہ خبرہ بہ بھر نہ وی۔ ما وئیل کہ د دے نہ علاوہ بلہ خبرہ بھر وہ، بالکل زہ بہ د اسمبلی د رکنیت نہ استعفیٰ ورکرم خو ماتہ جی یر افسوس دے چہ ہغہ سیکولر حکومتونو کینس چہ ہغہ تا سو بہ ورتہ، دلته زمونرہ دے رونرو بہ ورتہ دیهود و ایجنٹیاں وئیل، د امریکے ایجنٹیاں بہ ئے وئیل، پہ ہغے کینس بہ اجازت وؤ۔ مونرہ بہ د صحابو عظمت بیا نولے شولیکن نن یر افسوس ماتہ او شولو جی جناب سپیکر صاحب، زمونرہ دے اسلامی (تالیاں) حکومت کینس د صحابہ عظمت باندے پابندی دہ۔ دے کینس جناب سپیکر صاحب، خہ مسئلہ دہ؟ زما خیال دے د صحابو د دشمنانو د خوشحالو نونہ علاوہ نور ہیخ نشتہ دے۔ کہ چرے پابندی وی خوبکار دہ چہ پہ مخالف فریق باندے ہم پابندی لگیدلے وے، دہغوی د ہم پروگرامونہ بندشی کنہ، ہغوی خو کھلاؤ زمونرہ د قائد د قاتل بارہ کینس پروگرامونہ کوی چہ ہغہ قاتل د رہا کرے شی،

ولے زمونہ دل آزاری کیبری؟ زہ دا تپوس خپل دے حکومت نہ کوم چہ آخر خہ مجبوری دہ؟ آخر خہ وجہ دہ چہ زہ تاسو تہ دا لیکل در کوم چہ زہ ستاسو ملگرے یمہ، ما تاسو سرہ ہر ممکن تعاون کرے دے، ما د دنیا ہر یو مراعات تاسو د پارہ پریسودے دی لیکن دا ڈیرہ د افسوس خبرہ دہ (تالیاں) او زما د پارہ ہم ڈیرہ دغہ خبرہ دہ چہ زہ خپل قائد خپل خانے تہ نشم راوستے۔ پرون جناب سپیکر صاحب، زما قائد راغللو او کلہ چہ حسن ابدال تہ راغلو، ہری پور تہ دا خلیدو نو پہ داسے انداز کین لکہ چہ کلہ یو مجاہد امریکے یا برطانیے تہ خی او ہلتہ کوم قسم لہ دہغہ تپوسونہ کیبری جی، ہغہ ئے واپس کرلو او ڈیرے بے عزتی سرہ جی ہغہ واپس شولو نو ماتہ ڈیر افسوس او شولو چہ زہ دے حکومت کین ناست یمہ، زہ خو تاسو سرہ ہر ممکن تعاون کوم، ستاسو د وجے نہ ما خو پہ خلہ باندے لاس ایسودے دے، ٹولہ صوبہ کین چہ مونہ خپل پروگرامونہ بند کری دی پہ دے وجہ چہ صوبائی حکومت تہ خہ مسئلہ پیدا نہ شی خو افسوس چہ ہغہ ہیخ ہم پکین اونہ شو بلکہ ما ٹولو ذمہ دارانو سرہ رابطہ او کرہ چہ تاسو خدائے د پارہ حالات پہ زور مہ خرابوئی۔ اوس مخکین چہلم راروان دے، تر کومے بہ زہ دا خپل کارکن کنٹرول ساتم؟ ما خو ہغوی ہر ممکن کنٹرول ساتلی دی، ہر خہ ما ہغوی باندے بند کری دی لیکن ماتہ ڈیر افسوس دے جناب سپیکر صاحب، چہ حکومت بالکل ما سرہ پکین تعاون اونہ کرلو او پہ دے کین وجہ خہ وہ؟ زہ دا تپوس کوم چہ ماتہ د ہغہ وجہ او بنائی چہ ہغہ خہ قسمہ مجبوری وہ، کہ چرتہ د سیکورٹی وجہ وہ او تاسو نہ شوہ کولے نو ما ہم ہغہ حکومت تہ اووٹیل چہ تھیک دہ تاسو نہ شی کولے، تاسو دومرہ کمزوری یی، ہغہ ہم ماتہ ذمہ واری حوالہ کری، ہغہ ہم الحمد للہ ما کین دومرہ ہمت شتہ چہ زہ د خپل میلہ حفاظت او کر۔

(تالیاں)

(اس مرحلے پر عالمزبب احتجاج ختم کر کے ایوان میں واپس آگئے)

جناب ابراہیم خان: زہ د خپل میلہ خیال او ساتم نو جناب سپیکر صاحب، ماتہ د حکومت دا وضاحت او کری، د دے نہ علاوہ جناب سپیکر سر، خنگہ زما ورور عالمزبب صاحب خبرہ او کرہ، یو کال او شو جی، مایو قرارداد جمع کرے دے، خلفائے راشدین ایام سرکاری سطح باندے مناؤولو د پارہ او دا جی حسب وعدہ، مشرانو دا وعدہ ماسرہ کرے وہ چہ دا بہ دلته کین سرحد اسمبلی نہ منظور پری۔ یو کال او شو، ہغہ قرارداد ولے نہ راخی جی؟ جناب سپیکر! زہ پہ دے باندے بھر پور احتجاج کوم چہ نہ زما قرارداد راغلو او زما قائد سرہ ہم دغہ شانتے زیاتے او دا بار بار، او ہغہ وخت نہ شروع دے چہ کلہ نہ زمونہ

اسلامی حکومت قیام کین راغله دے۔ مخکنے خوبہ دا وہ چہ تاسو بہ دا اووئیل چہ دا د امریکے حکومت دے، دیهود و ایجنٹانو حکومت دے، اوس زہ خہ نامہ ور کرم؟  
جناب سپیکر: جی شکریہ۔ جی، سردار ادریس صاحب۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: اچھا بات کر لیں، تو۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! جناب قاسمی صاحب نے یہاں ایوان کے سامنے جو بات رکھی ہے، یقیناً جو انکا احتجاج ہے، اسکے اندر حقیقت ہے اور موجودہ اس طرح کے مسائل پورے صوبے کے اندر موجود ہیں اس لئے کہ نیا لوکل گورنمنٹ کا آرڈیننس جو 2001 میں بنا تو اس کے اندر لاء اینڈ آرڈر کی ساری ذمہ داری ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو دی گئی ہے اور ہم اس بات کی مکمل طور پر تحقیقات کریں گے۔ آج ہمارے نوٹس میں یہ بات آئی ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے ان پریکٹوں پابندی لگائی؟ انکو کیوں واپس کیا گیا؟ یقیناً میری سرانجام صاحب سے بھی یہی بات ابھی ہو رہی تھی۔

جناب ابراہیم خان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کو سنیں پھر۔

وزیر بلدیات: اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کی تحقیقات کر کے جو بھی اس کا مرتکب پایا جائیگا، اسکو ہم سزا دینگے اور اس طرح کسی کی بھی صوبے کے اندر آنے جانے پر کوئی پابندی نہیں ہے اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اگر اس طرح کیا ہے تو اس سلسلے میں ہم بیٹھ کر بات کریں گے کہ انہوں نے کن وجوہات کی بناء پر اور آخر وہ کونسی ایسی لاء اینڈ آرڈر کی Situation پیدا ہو گئی تھی جس کی بنیاد پر انکو واپس کیا گیا اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اس طرح کے اقدامات کو روکنے کیلئے ہم ایک واضح گائیڈ لائن ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو بھی ایٹو کریں گے لیکن Entirely لاء اینڈ آرڈر کی Responsibility، جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ 2001 میں پولیس آرڈیننس 2002 کے تحت جو ہے، یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے، پراونشل گورنمنٹ کی نہیں ہے اور اس ضمن میں ہم انشاء اللہ تعالیٰ چیف منسٹر صاحب سے بھی بات کریں گے۔ ابھی میری سینئر منسٹر صاحب سے بھی بات ہوئی ہے اور اس مسئلے کو انشاء اللہ تعالیٰ مستقل طور پر حل کریں گے۔

جناب ابراہیم خان: پہ دے کبن جی زہ دیو خبرے وضاحت او کرم چہ دسترکت گورنمنٹ جی، دا وئیلی وو چہ زمونرہ ہیخ اعتراض نشته، تحریری ئے ورکری وو دسترکت، ضلعی انتظامیے دا وئیلی وو چہ زمونرہ ہیخ اعتراض نشته دے جی،

مسئلہ د صوبائی حکومت وہ جی۔ دسترکت ناظم دا لیکلی ورکوی چہ زمونہرہ خہ  
اعتراض نیشته مولانا راشی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: مسٹر سپیکر سر! اگر آپکی اجازت ہو تو آپکے۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: منسٹر صاحب خودیرے بنکلے خبرے اوکڑے او دوئی On the  
flour of the House categorically دا خبرہ اوکڑہ چہ صوبے میں آنے جانے پہ کسی کی  
پابندی نہیں ہے تو اسکا مطلب ہے کہ آئندہ کوئی پابندی نہیں لگے گی۔ صوبے میں لوگ، علماء، صاحبان آئینگے،  
جائینگے، انکی Commitment آپ نے سن لی ہے، میرے خیال میں تو آئندہ اس پر عمل ہوگا تو آپ مہربانی  
کریں۔۔۔۔

جناب سپیکر: رفعت اکبر سواتی صاحبہ۔

قومی کمیشن برائے خواتین میں صوبہ سرحد کی نمائندگی

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی، شکریہ سپیکر صاحب۔ آپکی آئینل چیز کی میں توجہ اس طرف دلوانا چاہتی  
ہوں کہ جو National Commission on the Status of Women پہ تقرریاں ہو چکی ہیں، وہ  
بڑی کوئی Un-democratic طریقے سے ہوئی ہیں۔ ان میں Justice نہیں ہوا ہے اور میں تمام صوبہ  
سرحد کی اس اسمبلی کی ایم پی ایز کے Behalf پہ آپکے نوٹس میں بھی یہ بات لارہی ہوں اور ہم Protest  
lodge کرتے ہیں کہ ایم این اے ایک سنٹر سے انہوں نے منتخب کر دی ہے اور ایک کوئی ناظمہ ہے یہاں پر۔  
مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہم خواتین پورے صوبہ سرحد کو Represent کر رہی ہیں، ہمیں Ignore کیا جا رہا ہے  
، ہمار کوئی نوٹس ہی یہاں نہیں لے رہا کہ ہم خواتین یہاں کس کارکردگی کیلئے بیٹھی ہوئی ہیں؟ (قطع کلامی)  
نہیں، یہ مذاق کی بات نہیں ہے، یہ بڑی Serious بات ہے، اس کے بڑے Long term  
repercussion ہونگے۔ جو لوگ ان Related field سے ہیں، جنہوں نے سول سوسائٹی آرگنائزیشن  
میں کام نہیں کیا ہوا، جنہوں نے کسی قسم کے ویلفیئر اور سوشل سیکٹر میں کام نہیں کئے انکو کیا خبر ہے کہ یہ سارا  
سلسلہ کیا ہے؟ جو Expertise آپکے پاس موجود ہیں، ان کو کیوں نہیں استعمال کیا جاتا؟ تو اس وجہ سے میں  
آپ سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ ہم تمام خواتین متفق ہیں اس بات پہ کہ ہم ایم پی ایز اس لائق ہیں، اس

قابل ہیں کہ اس صوبے کی نمائندگی بھی کر سکیں، نیشنل کمیشن میں بھی آسکیں اور اگر ہماری اس بات پہ کوئی توجہ نہیں دیتا تو سر، ہم As a protest walk out کرتے ہیں اور اسکے بعد پھر آپ فیصلہ خود کریں گے۔

محترمہ نعیم اختر: جناب سپیکر صاحب! پہ دے بارہ کبیں ما تا سو تہ یو تحریک التواء پیش کرے وؤ۔ ہغہ تا سو ماتہ واپس کرو چہ پہ دے وجہ باندے مونبرہ واپس کوؤ چہ د دے کمیشن سلیکشن شوے دے خود دے کمیشن سلیکشن نن او شو۔ ہغہ بیا ہم ما واغستو، ما غر او نہ کرو۔ منسٹر صاحب سرہ مونبرہ خبرہ، دا معمولی کمیشن نہ دے، دا ہغہ کمیشن دے چہ دا بین الاقوامی Laws جو روی۔ د دغہ کمیشن د لاسہ نن مونبرہ دلته راغلی یو نو جناب سپیکر صاحب، پہ دے باندے مونبرہ منسٹر سرہ خبرہ او کرہ، ہغہ او وئیل چہ کلہ دا کمیشن جو پیری، زہ بہ ایم پی ایز تہ وایم۔ بیا مونبرہ چونکہ دہغے کمیٹی ممبران ہم یو مونبرہ کمیٹی جو پرہ کرہ، کمیٹی مونبرہ تہ دا جواب را کرو چہ مونبرہ ورتہ د تمام این جی اوز نومونہ لیبرلی دی خکہ چہ شرط دا دے چہ پہ دے کبیں Elected خلق نہ اخلی نو اوس دا Elected خلق خنگہ واغستے شو؟ صرف مونبرہ Elected نہ شی اغستے، صرف دیو جماعت اغستے شی۔ دغسے Steering Committee جو پرہ شوہ او پہ ہغے کبیں دوہ دیو جماعت نہ، زہ نہ وایم بلکہ دیو کور دوہ فیمل پکبیں واغستے شوے نو سر، دا پیر بے انصافے دے چہ مونبرہ خوناست دلته یو صوبائی لاء مونبرہ د خواتین د پارہ دلته جو روو او چہ بیا خبرہ چرتہ لہ پہ لویہ سطح لہ شی نو ز مونبرہ ایم پی ایز پکبیں بالکل Ignore شی او ہغوی پکبیں نہ اخلی۔ دے کبیں یو Un-elected خلق اغستے شوی دی او دا ز مونبرہ د کمیٹی Insult دے چہ مونبرہ تہ ئے پہ ہغے کبیں Written را کری دی، دہغے ریکارڈ موجود دے چہ ہغے کبیں مونبرہ تہ ئے وئیلی دی چہ مونبرہ بہ دے کبیں Elected خلق نہ اخلو او دے تہ مونبرہ د این جی اوز نومونہ لیبرلی دی، نن خنگہ یو ایم این اے او یو ناظمہ دیو جماعت Elected شو؟ ز مونبرہ ایم پی اے ہیخ دغہ او نہ شو نو د دے خلاف بہ مونبرہ واک آؤت کوؤ او تر ہغے پورے۔ (تالیان)

(اس مرحلے پر خواتین ارکان اسمبلی نے ایوان سے احتجاجاً واک آؤت کیا)

جناب عالمزب: سپیکر صاحب! فوڈ منسٹر صاحب راغلو، کہ ستا سو اجازت وی زہ بہ ہغہ خبرہ او کر م۔

جناب سپیکر: فوڈ منسٹر صاحب قلب حسن صاحب سرہ۔۔۔

جناب عالمزیب: نہ، زما د دوئی سرہ وہ او دھغوی ہیلتھ سرہ دہ۔

جناب سپیکر: بنہ جی، جی۔ (شور)

جناب عالمزیب: نہ نہ، اوس د دہ سرہ د اوپرو خبرہ دہ، دا خود قوم خبرہ دہ کنہ جی،

او۔ (شور)

(اس مرحلے پر حزب اختلاف کے ارکان نے ایوان سے واک آؤٹ کیا)

جناب سپیکر: جی، عالمزیب عمرزئی صاحب، عالمزیب عمرزئی صاحب۔

جناب عالمزیب: خپلہ خبرہ کوم جی۔

جناب سپیکر: عالمزیب عمرزئی صاحب، عالمزیب عمرزئی صاحب۔

جناب عالمزیب: خبرہ کوم۔ خبرے تہ مے نہ پریردی جی۔

جناب سپیکر: عالمزیب عمرزئی صاحب۔ (شور)

صوبے میں آٹے کی مہنگے داموں فروخت

جناب عالمزیب: جی دا فوڈ منسٹر صاحب ناست دے، پہ صوبہ سرحد کبش د اوپرو د

ملونو مختلف ریٹونہ دی او پہ سابقہ دور کبش تھیلئی د اوپرو چہ وہ، دھغے قیمت

وو 170 روپی، پہ دے وخت سرہ چلیبری 260 روپی او مختلف ریٹونہ پہ مختلفو

ملونو کبش روان دی نو ماتہ د منسٹر صاحب دا Explain کری، دا دغریبانانو

زمونرہ د دے خلقو د اوپرو، دا خود خوراک مسئلہ دہ، دخیتے مسئلہ دہ چہ دا خہ

مسئلہ دہ او خہ وجہ دہ چہ اوپرو ولے نہ ملاویبری او ولے گران دی؟ خہ خبرہ دہ؟

جناب سپیکر: جی، ربانی صاحب۔

جناب فضل ربانی (وزیر خوراک): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! صوبہ

سرحد د غنمو پہ لحاظ سرہ Deficit Province دے۔ لس لکھہ تنہ غنم خپل پیدا

کوی، شل لکھہ تنہ غنمو دہ تہ ضرورت وی۔ مونرہ، چونکہ امپورٹ او ایکسپورٹ

صوبائی سبجیکٹ دے نہ، مونرہ پیر بروقت خپل ضرورت د صوبے مرکز تہ

ایبنودے وو۔ مونبرہ پہ اسلام آباد کین پہ هر میتنگ کین پہ کیش باندے دغنمو اغستلو خبره کرے ده۔ سبرکال صوبه پنجاب صوبه سرحد ته یوه دانه غنم هم نه دی ور کرے۔ مونبره خپله خریداری د پاسکو نه کرے ده۔ بیا مونبره په اوله کین وئیلی وؤ چه غنم کم دی، تاسو غنم راوغواری۔ بیا دوئی، مرکز او وئیل چه پنخه لکھے تنه غنم مونبره راوغاړو۔ پنخه لکھے تنه نه خبره یو نیم لکھ تین له ئے راوسته۔ یونیم لکھ تین کین اتیا زره تنه چه کله کراچی ته راغلل، مونبره خپل ټول انتظامات او کرل۔ وئیل ئے چه دا غنم خراب دی، پکار خو دا وه چه دا ئے په آسټریلیا کین کتلے وے او هلته ئے په دے فیصله کرے وے، چه کله غنم راغلل، مونبره ورته خپل انتظامات او کرل، مونبره خپل خلق اولیرل نو وئیل ئے چه دا غنم خراب دی۔ دے کین Fungus دی او دا مونبره نه ور کوؤ۔ دغه وجه ده چه په دے وخت کین مونبره کومه پالیسی دغنمو داوړو په دے صوبه سرحد کین اوچلوله، دے ټولو ملگرو ته به پته وی، ذرائع ابلاغ کین دا خبره راغله ده چه کراچی کین کوم ریټ اوچلیدو، هغه د صوبه سرحد نه شپيته او یا روپو پورے په بیس کلو تروره کین هائی اوچلیدو۔ هم دغسے په اخبار کین راغلی دی او په نیوز اخبار کین یو پورا آرتیکل په دے راغله دے چه اسلام آباد کین قلت هم راغله دے او په تی وی او په ذرائع ابلاغ د هغه خائے زمه دارو کسانو هغه تسلیم هم کره چه واقعی دلته قلت راغله دے۔ مونبره باوجود ددے چه زمونبره صوبے ته شل لکھے تنه غنم ضرورت وی، د الله فضل سره د کرائسيز حالات نه دی پیدا شوی۔ دے نه مخکین هم دلته حکومتونه تیر شوی دی۔ دے نه مخکین هم دلته خلقو لیدلی دی هغه قطارونه، هغه وهل، مونبره باوجود د مرکز سره دیو ډیر لوئے اختلافی دور په نتیجه کین بیا هم مونبره ته دلته حالات د کرائسيز نه دی جوړ شوی، انشا الله د پندره، بیس ورځو خبره ده او دلته مونبره په Availability باندے بڼه کافی زور ور کرے دے۔ زمونبره صوبے سره دومره غنم شته هم نه چه مونبره ئے ټولو ملونو ته سپلائی کرو۔ چه کله مونبره راغلو په هغه وخت کین ډیر لږ ملونه چالو وو، اوس د الله فضل سره ددے خائے اندسټری ته هم مونبره توجه ور کرے ده او په دے وخت کین ایک سو چالیس ملونه په دے صوبه کین چالو دی او هغه زمونبره د مزدورانو او د خلقو یو ضرورت دلته پوره کوی۔ په دے توجه بالکل برحق ده خو زمونبره په صوبه کین غنم شل لکھے تنه غنم کم

کیبری او مونر پہ دے مکمل سٹینڈ اغستے دے چہ آئین دا وئیلی دی چہ ہیخ خوک یوے صوبے تہ فوڈ آئیم بندولے نہ شی او پہ دے وجہ مونر پہ دے باندے اوس ہم مضبوط ولا ریو، بنہ کہ چرے چا داسے حرکت او کپرو چہ صوبہ سرحد تہ دا ورو کومہ Flow دہ، ہغہ ئے بندہ کرہ یا ئے خہ پاتک اولگولو دا مونر ہغوی تہ وئیلی دی چہ تاسو دے صوبے تہ کوم Message ورکوئ نو بیا مونر پہ دے مجبورہ کیرو چہ د ہغے خلاف بہ مونرہ یو ایکشن اخلو انشا اللہ۔ مرکز تہ مونرہ چہ کلہ وئیلی دی چہ کیش پیسے ورکوؤ مالہ غنم راکرہ او ماتہ ئے وئیل چہ امپورٹ او ایکسپورٹ پراونشل سبجکٹ دے نہ۔ انشا اللہ مونرہ سرہ بہ عالم زیب عمرزئی صاحب او د دوئ ملگری ہم پہ دے کبن کلک او دریری چہ مونر دے پیرے چہ خومرہ ضرورت وی، ہغہ مونر لہ مرکز پورہ کپری او یا مونر تہ ددے اختیار راکری چہ مونرہ د کوم خائے نہ ہغہ پورہ کوؤ چہ ہغہ مونر پورہ کپرو۔

جناب عالم زیب: مرکز خو او پین کوپہ ساتلے دہ، پہ پنجاب کبن بیا ولے نہ دی گران، بلوچستان کبن بیا ولے نہ دی گران، پہ بلہ صوبہ کبن ولے نہ دی گران؟ ہلتہ خو اوس ددے وخت سرہ ریتونہ تھیک دی۔

جناب محمد امین: سپیکر صاحب! د ہاسٹیل پہ حوالہ سرہ زہ یوہ خبرہ کول غوارم۔ وزیر خوراک: ماخو درخواست او کپرو جی، عالم زیب عمرزئی صاحب پہ دے وخت کبن چہ کومہ خبرہ کوی چہ ہلتہ Rates گران نہ دی، دا خبرہ صحیح نہ دہ، ہر خائے Rates گران دی۔ کراچی پہ شل کلو کبن شپیتہ روپی گرانہ دہ۔ پنجاب کبن ہم دغہ ریت دے۔ یو خائے ریت کم نہ دے او چونکہ پہ دے وخت کبن پہ تولو صوبہ کبن فوڈ۔۔۔۔۔

جناب عالم زیب: 209 روپی پنجاب دے پہ دے وخت کبن۔

وزیر خوراک: آئتمز باندے ہیخ پابندی نشتہ ت Perfect competition دے ہرگز پنخوس روپی یو ترورہ کبن فرق نشتہ، صرف دخلورو او دپنخو روپو فرق دے۔ Perfect competition وائی دی تہ عمرزئی صاحب دا کنا مکس دا اصول دی چہ کلہ پہ اسلام آباد کبن ددے خائے نہ پنخوس روپی فرق وی، بیا بہ تول اورہ دلته



راروان وی۔ بیا ئے هلته څوک نه خرڅوی۔ خو صرف د څلورو پنڅو روپو فرق دے او هغه هم د Transportation charges فرق دی۔

جناب عالم زيب: دا چه چا گهتي راورے وی، زه د جواب نه مطمئن نه یم۔

جناب سپيکر: عمرزئی صاحب، په دے Discussion، عمرزئی صاحب خبره-----

جناب عالم زيب: يوه گهتي چارسه ته ئے، سپيکر صاحب، يو سيکنډ، څلور گهتي چا راورے وے په څادر کين ئے دغه کرے وے، په کم قيمت هغه شوی دی۔

جناب سپيکر: عمرزئی صاحب۔

وزير خوراک: عمرزئی صاحب د اسمبلی په فلور دا خبره او کړوچه هغوی له د اسلام آباد نه اوږه راځی، مونږ د عوامو د پاره غم کوو او ذاتی خبره چه تاسوله څلور تروړے راغلی دی، هغه به تاسو بانده چامهربانی کرے وی، دهغه شکرپه آدا کوو۔

جناب سپيکر: جی، محمد امين صاحب۔

جناب محمد امين: شکرپه، جناب سپيکر صاحب۔

مولانا محمد مجاهد خان الحسين: جناب سپيکر صاحب!

جناب محمد امين: زما عرض دادے جی چه تيره هفته کين چه د اسمبلی اجلاس شروع شو، سپيکر صاحب، د اسمبلی اجلاس چه کله شروع شو، په اولنی ورځ بانده زمونږه څه ملگرو دا خبره راپورته کرے وه چه د ایم۔ پی۔ اے هاسپتال حالات انتہائی زیات خراب دی۔ د یوے هفته نه زیات وخت او شو جی چه تر دے وخته پورے په هغه کين هیڅ قسمه بهتری رانغله بلکه زه به دا عرض او کر مه جی چه ستاسو د کلی یو اډه ده باشکته، زمونږه جی دا بلاک چه کوم دے په هاسپتال کين، دهغه حالت دهغه نه هم زیات بد تر دی ځکه چه هلته کين داسه Irrelevant او غیر متعلقه افراد اوسی، بلکه یو پولیس افسر پکين دیره دے نو هغه پسه جی د شپه دولس بجے او په یوه بجه بانده او سحر وختی بلاشه پولیس راځی او د هغوی سلامتی دپاره عجیبه عجیبه خلق راځی او د گاډو یو ډر خر جوړ دے چه هغه په وجه بانده

ڊيره زياته پريشاني ده او ڊير زيات Disturbance ده۔ زما گزارش دادے جي چه لږ شانتے په ده هاسټيل باندے توجه ورکړئ چه کوم غير متعلقه افراد دغلته کښ اوسي او سرکاري افسران دي، دهغوی دپاره د خپل خپل کورونه او دريډنشل پروگرام شته ده نو لږ دهغه دهم جائزه واغستے شی او چه دا کوم غير متعلقه افراد دي نو دهغوی داخله د هاسټيل ته ممنوع شی۔

جناب سپیکر: دا خبره زما په نوټس کښ راغله ده خوزه خپل معزز آراکين صوبائي اسمبلي چه څوک په ایم پی اے هاسټيل کښ اوسي، هغوی د مهرباني او کړی چه دده خپل هاسټيل هغه Misuse د Status کوی نه، ځکه چه هغوی دا کسان راوستی دی دا تاسو چه کوم نشاندھی کوی لهدا زه دده چیئر نه دا هدايت ورکوم چه Outsider به هیڅ کله په هاسټيل کښ یعنی هغه Outsider چه هغه سرکاري نوکروی، یو خود ایم پی اے میلمه چه هغه راځی، هغه به Exempted وی خو کوم سرے چه مستقل طور پاتے کیږی او سرکاري ملازم وی، هغه بالکل په هاسټيل کښ نه شی پاتے کیده۔

مولانا محمد مجاهد خان الحسین: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: خو ایم پی اے به په دی سلسله کښ تعاون کوی ځکه چه هغوی کمره په خپل نوم کړی او سرکاري نوکر راولی نو دده به بیا مونږ تحقیقات کوو، که داسے خبره شوی وی نو هغه الا تمننت به مونږ کینسلوؤ۔

مولانا محمد مجاهد خان الحسین: جناب سپیکر صاحب، یو مننت ماته را کړه۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب، میں اپنی بہنوں کا مشکور ہوں اور بھائیوں کا بھی اور میں ان کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جب بھی ہمارے منسٹر صاحب آجائیں اور Nomination جس طریقے سے ہوئی ہے، اگر ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہو تو اس زیادتی کا ہم ازالہ ضرور کریں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نعیم اختر: شکریہ جناب سپیکر۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: ماتہ یو منہ را کړئ، دا غلام ربانی صاحب وانی چہ د بھر نہ دا غنم راغلی دی خراب، ددے ذمہ داری پہ چا دہ؟ تا سولہ پکار دی چہ د مرکزی وزیر تجارت مذمت دلته کنہ او کړئ۔ (قطع کلامی)

تعمیر سرحد پروگرام پر بحث

جناب سپیکر: جی مشتاق احمد غنی صاحب، تعمیر سرحد۔

جناب مشتاق احمد غنی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب، کہ آپ نے مجھے موقع عنایت کیا۔

جناب سپیکر: میں توکل بھی چاہتا تھا لیکن آپ موجود نہیں تھے۔

جناب مشتاق احمد غنی: Sorry for that sir! تعمیر سرحد کا جب اعلان ہوا تھا تو ہم سب بڑے خوش تھے کہ اب ہم اپنے حلقوں میں فخر سے جائیں گے اور اپنے لوگوں کے کام کر سکیں گے اور پھر اس حکومت کا ایک سلوگن تھا کہ سستا انصاف ہوگا Doorsteps پر انصاف ہوگا، عادلانہ نظام ہوگا تو ہم سمجھتے تھے کہ اگر کوئی غلطیاں ماضی کی بھی ادوار یا حکومتوں میں ہوتی رہی ہیں تو موجودہ حکومت سے اس قسم کی غلطیوں کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ جناب والا! تعمیر سرحد پروگرام جو ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ Delay ہونے کی وجہ سے روز بروز اپنی افادیت کھوتا جا رہا ہے۔ ہمارے حلقوں میں حالت یہ ہے کہ لوگوں کا Confidence ایم۔ پی۔ ایز کے اوپر ختم ہوتا جا رہا ہے۔ ہمیں یہ Idea تھا کہ جب یہ اناؤنس ہوا تھا فلور پہ تو مینے ڈیڑھ دو کے اندر ہماری سکیمیں آن گراؤنڈ چلی جائیں گے اور لوگوں کو اپنے کام ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے نظر آئیں گے لیکن ہوا اس کے بالکل برعکس، جیسا کہ یہاں ساتھیوں نے کہا کہ اس کی پروسیجر اتنا Difficult ہے اور اتنا لمبا Process ہے جناب، میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ پچاس لاکھ روپے ہمیں صوبائی حکومت دیتی ہے، سو اس کا ایک کریڈٹ اگر حکومت کو جاتا تو ضرور ہے جو حکومت دے رہی ہے، اب اس کو Delay کر کے وہ سارا اس طرح اسکو Spoil کر دیا جاتا ہے کہ وہ کریڈٹ بھی حکومت کو نہیں جاتا۔ میری یہ گزارش کہ جب سی۔ ایم صاحب نے اعلان کر دیا پچاس لاکھ فی ممبر تو بس اسکا چیک وہاں ڈی سی او کے پاس چلا جائے اور وہاں وہ کمیٹی بیٹھی ہوئی ہے ایم۔ پی۔ ایز اپنی سکیمیں بنا کر ان کو دے دیں تو وہ وہاں یہ Meeting میں دیکھ لیں گے کہ کوئی Over lapping تو نہیں ہو رہی اور وہ سکیمیں وہاں Sanction کر کے ایک لیٹر اوپر وزیر بلدیات

کو بھیج دیں کہ فلاں ایم پی اے کا آپ نے یہ فنڈ بھیجا تھا یہ اس کی سکیمیں ہیں اور یہ According to آپ کا جو لیٹر ہے اس کے مطابق ہیں، اس کے ساتھ کوئی اس کے علاوہ نئی کوئی سکیم اگر ہے تو وہی ڈی ڈی سی کی مینٹنگ میں اس کو نکال دے گا وہاں سے، تو یہ کام اگر اس طریقے سے ہوتے اور وہی وہاں سے Executing agency کو وہ پیسے بھیج دیتے اور وہاں سے مینڈر لاکر کام شروع ہوتے تو میں نہیں سمجھتا کہ اتنی لمبی Exercise وہاں سے ڈی سی او، ڈی، سی او سے ڈی جی بلدیات، وہاں سے سیکرٹری بلدیات، وہاں سے منسٹر بلدیات، وہاں سے اے سی ایس، وہاں سے چیف منسٹر، اب چیف منسٹر تک چیز پہنچتی ہے۔ جناب، ان کے پاس اپنا Portfolio اتنا بڑا ہے، اس کا کام ہے اور جب چار پانچ وزارتیں بھی ان کے پاس ہیں تو یہ جو اتنی فائلیں جاتی ہیں، ہماری سمریزن کر یا تعمیر سرحد کے حوالے سے تو ان کو مینے میں جب ٹائم ہو گا، ان فائل کو دیکھنے کا تو وہ پڑھیں گے بھی نہیں۔ یہ میں وثوق سے کہتا ہوں، وہ صرف اس کے اوپر ایک Initial کریں گے اور ہوتا ہر سٹیج پر Initial ہی ہے تو اتنا اس کو Delay کر کے میری یہ گزارش ہے کہ اس Process کی آپ آسان کریں، پیسے بھیج دیا کریں ڈی سی او کی پاس اور وہی یہ وہ Executing agency کو بھیجے اور میری اپنی سکیموں میں سر، ایک سکیم مجھے بعد میں تبدیل کسی وجہ سے کرنی پڑگی۔ وہ تبدیل کر کے اب اس کے آج تین مینے گزر گئے اور میں اس سارے Process میں ذاتی طور پر میں اپنی بات کر رہا ہوں کہ میں نے کوئی پچاس دفعہ مختلف دفاتر کے چکر لگائے تب جا کر میرے فنڈز ریلیز ہوئے، میرے سارے ریلیز ہو گئے لیکن جو سکیمیں پھر بدلیں، پھر وہ بھی Process اوپر تک جائے گا اور پھر اسی طریقے سے انہی دروازوں اور کھڑکیوں سے ہوتا ہوا واپس پہنچے گا تو یہ فنڈز Lapse ہو جائیں گے۔ پچھلے سال بھی، یہاں منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے یہاں بھی اور اے ڈی پی کے اوپر جو ہماری مینٹنگ ہوئی تھی، اس میں بھی یہ کہا تھا کہ 25 مئی تک ہمیں جو اپنی سکیمیں بھیج دیں گے تو ان کے فنڈز Lapse نہیں ہونگے اور میرے خیال میں ہم میں ہر ایک میں سے ایک کی 25 مئی سے پہلے سکیمیں چلی گئی تھیں لیکن اس کے باوجود وہ فنڈز lapse ہوئے اور اس Process کی وجہ سے اب اس کا ایک ہی Solution ہے کہ اس Process کو Short کیا جائے۔ صرف ڈی سی او تک ہمارا تعلق ہو، باقی لیٹر ان کے پاس گھومتا رہے اور ان کی Instruction کو Follow کرتے ہوئے ہم لوگ اپنی سکیمیں دیتے ہیں تو سر! اس پروسیجر کی میں سمجھتا ہوں قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے اور اس میں ایم پی ایز کو دفاتروں کے اتنے زیادہ دھکے کھانے پڑتے ہیں کہ جس کی مثال نہیں پیش کر سکتا اور جو آپ کو یہاں یہ بعض Attendance کم نظر آئی ہے ایم پی ایز کی، ان کی بنیادی وجہ ہمارا تعمیر

سرحد پروگرام ہوتا ہے۔ یہ اکثر ایک دوسرے سے ملاقات ڈی جی بلدیات کے دفتر میں کرتے ہیں۔ سارے اپنے مسئلوں کیلئے وہاں پہنچے ہوتے ہیں۔ نمبر 2 مسئلہ یہ ہے جی کہ اسمیں، جیسا کہ یہاں پہلے بھی DDAC کی بات کی تھی اور وہ اس وقت نہیں ہو سکا اور کمیٹی کے سپرد ہے، اسکی بے حد افادیت ہے اور ضرورت ہے۔ کئی سکیمیں ہماری Overlap ہوئی ہیں، ایم پی ایز، ایم این ایز کی آپس میں کوارڈینیشن نہیں ہے، ایم پی ایز، ایم این ایز کی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ کوارڈینیشن نہیں ہے۔ اسی جگہ ہم سکیم دیتے ہیں اور ادھر ہی ناظمین سکیم دے دیتے ہیں تو اس کو بحال کیا جائے تو اس کے خاطر خواہ نتائج نکلیں گے، اس سے بھی آپ کا Process Speed up ہوگا اور یہ جو Overlapping کی وجہ سے Problems آتی ہیں جیسے میں نے ابھی ایک پرالم کا ذکر کیا تو وہ مسئلے بھی وہیں پہ حل ہوں گے اور اس کے علاوہ جو انور کمال خان نے وہ لیٹر بتایا تھا جس میں نکات ہیں کہ کون کون سی چیزیں ہم شامل کر سکتے ہیں، میں سمجھتا ہوں جناب، اس میں کچھ چیزوں کی اور ایڈیشن کی سخت ضرورت ہے۔ چونکہ یہ پیسے عوام کی Development کیلئے ہیں، ان کے مسائل کے حل کیلئے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جن علاقوں میں حجرہ نہیں ہے یا کمیونٹی ہال نہیں ہے، یہ شروں میں زیادہ مسئلہ ہے، دیہاتوں میں اتنا مسئلہ نہیں ہوتا لیکن وہاں Congested آبادی والے علاقے ہیں، وہاں لوگوں کیلئے کمیونٹی ہال یا حجرہ، پہلے تو قبرستان کی بھی اجازت نہیں تھی، I am thank full to the Provincial Government کہ انہوں نے قبرستان کی اجازت دیدی۔ اب میری گزارش یہ ہے کہ حجرہ اور کمیونٹی ہال اور پلے گراؤنڈز کی بھی اجازت دی جائے، چونکہ بالکل یہ عوامی مسئلہ ہے، پلے گراؤنڈز کی اہمیت سے کس کو انکار ہے جناب، یا حجرہ کمیونٹی سنٹر کی اہمیت سے کس کو انکار ہے؟ تو آئندہ کیلئے اس کی بھی ہمیں اجازت دی جائے تاکہ ہم اپنی سکیموں میں اس کو شامل کریں اور آخری بات، آپ کی گھنٹی بج گئی، میں وہ ضرور کرونگا کہ ہمیں اس سال کیلئے یہ کہا گیا تھا اور ہم سارے بہت خوش تھے کہ ہمیں ایک ایک کروڑ روپے ملے گا اور پچاس لاکھ، منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے کہا تھا وہ پچھلا آپ کا پلس ہوگا تو ہوا یہ کہ وہ جون تک ملا نہیں اور ابھی جو ٹوٹل ایک کروڑ روپے کا وعدہ ہے، پچاس لاکھ جس میں سے چلے گئے اور پچاس لاکھ کی سیکنڈ، لیکن وہ ایک کروڑ پچاس لاکھ کا وعدہ تھا تو میری گزارش یہ ہے کہ آپ نے فلور پر یہ Commitment کی تھی ہم سب سے اور اس سلسلے میں حکومتی اراکین ہم سے ملے ہیں اور وہ بھی بڑے ناراض ہیں کہ ہم نے اپنے حلقوں میں ڈیڑھ کروڑ کی سکیمیں اس حساب سے اناؤنس کر دی ہیں تو میری آپ سے جناب سپیکر، گزارش ہے کہ یہ معاملات ایسے ہیں کہ یہ انتہائی غور طلب ہیں اور اس حکومت کو ہدایت کی

جانے کہ وہ تعمیر سرحد کے بارے میں جو کہ خالصتا عوامی فلاح و بہبود کا پروگرام ہے اور تمام ایم پی ایز کیلئے ہے، اس کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کیا جائے تاکہ ہم جلد از جلد ان سکیموں پر کام کر سکیں اور ہمارے اتنے بڑے پروسیجر سے وہ پیسے ختم ہی ہو جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں جتنا ٹائم اسمیں لگتا ہے اتنے ٹائم میں تو کولمبس نے امریکہ دریافت کر لیا تھا اور ہم تعمیر سرحد کے پیسے نہیں لے جاسکتے تو میری گزارش ہے کہ ہماری ان معروضات کو آئندہ کیلئے خاطر میں رکھا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جی، حاجی جمشید خان صاحب۔

جناب جمشید خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، تاسو پہ تعمیر سرحد باندے مالہ د خبرو موقع راکرہ۔ جناب والا! دا تعمیر سرحد پروگرام چہ کوم دے، داد ممبرانو، دوئی وائی حکومت مونر باندے ددے ڊیرزیات احسان جتاوئی چہ مونرہ دلته د ممبرانو سرہ مساوی سلوک کوؤ۔۔۔۔

جناب سپیکر: وضاحت ہوگئی، وہ کاشف اعظم صاحب نے وضاحت کر لی ہے۔

جناب جمشید خان: جناب والا! پہ دے کبن دا احسان خہ خبرہ خونشتہ، مونرہ ہم د خپلو حلقو نہ منتخب شوی یو نو کہ دا پیسے دلته دوئی مونر لہ راکوی نو دا مرکز کبن ہم اپوزیشن تہ ملاویری، دا خہ دا سے خبرہ نہ دہ اوبلہ دیو کرور روپو مونرہ سرہ وعدہ شوے وہ چہ د هغه دا ٲول هاؤس گواہ دے، چہ ددے کال دپارہ 04-2003 دپارہ بہ تاسولہ یو یو کرور روپے درکوؤ، د هغه وعدے ایفا اونہ شوہ۔ جناب والا! خنگہ چہ زما نہ مخکبن ٲولو ممبرانو ددے پہ هغه تکالیفو او مشکلاتو باندے خبرہ اوکرہ چہ ددے بہ اول ڊی ڊی سی کیری ڊی ڊی سی نہ وروستو بیا دا لوکل گورنمنٲ تہ راشی ڊی جی تہ، بیا سیکرٲری تہ بیا منسٲر تہ بیا چیف منسٲر تہ بیا فنانس تہ، دایو دومرہ اوږد پروسیجر دے چہ زما پہ خیال تاسو خوترے بے غمہ یئی، مونرہ خو خو پیرے ددے دفتر و چکر لکوؤ او زمونرہ کار پکبن نہ کیری۔ ددے خو آسانہ طریقہ دہ جی، چہ کلہ پیسے منظور شوے نو دا چیک ڊی سی او تہ ځی او پہ آسانہ باندے بہ هغه هلته کیری او دومرہ تکلیف بہ پکبن نہ وی۔ جناب والا، د 04-2003 دپارہ چہ کوم ممبرانو صاحبانو سکیمونہ ورکری وی، لسٲ ما کتلے دے، هلته هغوی دومرہ پی اینڊ ڊی والا زما پہ خیال پہ دفتر کبن ناست دی،

ہغوی تہ دا پتہ نہ لگی چہ ہلتہ عوامو تہ خہ مشکلات دی؟ زما پہ یو سکیم باندے ہغوی اعتراض کرے دے چہ Rehabilitation یا Water supply Improvement دہغے scheme تہ نہ شی کولے۔ جناب والا، یو سکیم شوے دے شل کالہ مخکبن، دہغے Rehabilitation زہ نہ شم کولے۔ ہغہ نیمہ انچی پائپ وو، اوس ئے زہ انچی کولے نہ شم خکہ چہ ہلتہ آبادی سیوا شوے دہ۔ ہغوی تہ دا پتہ نہ لگی چہ دا Rehabilitation خہ شے دے اودا Improvement خہ شے دے؟ کم از کم دومرہ خو ورتہ اندازہ لگیدل پکار دی چہ د یو سکیم چہ کوم شل کالہ مخکبن شوے دے، دہغے Rehabilitation یا دہغے Improvement ضروری دے اودا کول غواری نو ہغہ ئے پراپ کری دی۔ صاحبہ، مونر لہ دغسے ددے نہ Contingency کت کیری، ہغہ دلته کت کیری Contingency۔ زہ پہ دے حساب باندے پوہہ نہ یمہ چہ Contingency خو ہغہ خائے کبن کت کیدل پکار وو چہ کوم خائے کبن دا کار کیری خکہ چہ د ہغوی پکبن خا مخا خہ Expenditure involve وی۔ اور سیئر بہ خی، سب انجینئر بہ خی یا انجینئر بہ خی بیا بہ ئے استیمیتونہ جو ریری، ہغہ دو پرسنت یا ایک پرسنت Contingency ترے کت شی نو ہغہ ترے دلته پاتے شی او ہغہ پاتے پیسے مونر تہ ہلتہ راورے شی۔ دا یو زیاتے دے۔ یو د Change of scheme خیرہ دہ، Change of scheme دا خو لازمی خیرہ دہ چہ زمونرہ خو د پبنتنو معاشرہ دہ، ہر خائے کبن پکبن جھگرا راعی، پہ روڈ کبن ہم جھگرا راعی، پہ اوبو کبن ہم جھگرا راعی۔ د Change of scheme دومرہ اور د Procedure دے چہ ہغہ زما پہ خیال فنڈ بہ Lapse شی خو ہغہ پورہ کیری نہ۔ زما دا درخواست دے چہ د Change of scheme مسئلہ د ہم آسانہ کری او دے کبن د ممبر لہ اختیار ورکری چہ کلہ Change of scheme ددہ ضرورت وی چہ ہغہ دی سی او پہ ہغہ خائے باندے کولے شی نو پیرہ مہربانی بہ وی۔ پیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ شاہ راز خان صاحب۔

جناب شاہ راز خان: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ شکر یہ، جناب سپیکر صاحب۔ زما گزارش پہ دے سلسلہ کبن دا دے چہ نن چہ دا کومو ممبرانو صاحبانو چہ خیرہ اوکرہ چہ ددے دا پروسیجر پیر زیات Complicated دے او سادہ طریقہ ورلہ ہم

دغه پڪار وه ڇنگه ڇه د ممبرانو په تجا ويز ڪين راغله ڇه متعلقه ڊي سي او او هلته ڊي ڊي سي ددے فائل اتھارتي شي او ڪوم ممبران ڇه د هغوى سڪيمونه وركوى، ممبر سڪيم وركوى او ڊي ڊي سي نه فائل شي او پڪار داده ڇه هغوى فنڊ ريليز شي او ڪار ورباندى شروع شي۔ اوس هلته هم ورباندى ڊي ڊي سي او شي۔ دلته هم په مختلف ڊيپارٽمينٽس ڪين هغه ڪاغذونه گرڇي او مونڙه په هر دفتر ڪين په يو يو خيز پسه گرڇو او هيڅ قسمه هغه نه ڪيرى، نه د چاتسلى ڪيرى او نه ڪار ورباندى روانيرى۔ بله خبره داده جى ڇه دلته په فلور باندى وينا شوى وه، ڇه په دے ڪين ڇه د ايڪ لاکه روپو پورے ڪوم سڪيمونه دي نو هغه به مونڙه په پراجيڪٽ ڪميٽيو باندى ڪو۔ بيا د پانچ لاکه روپو خبره هم راغله۔ اوس دهغه دپاره د پراجيڪٽ ڪميٽيو ڇه ڪوم پروسيجر جوڙ شوى دے نو هغه هم ڊير زيات پيچيده دے ڇڪه ڇه په هغه ڪين وائى ڇه تاسو ڪوم پراجيڪٽ ليڊر مقرر وئى نو هغه به Enlistment ڪوى، هغه به پروفيشنل تهيكدار هلته ڪين Declare شي۔ بله داده ڇه هغه به هلته ڪين Earnest Money داخلى۔ هغه لکه فرض ڪره ڪه دپنڇوس زرو روپو ياد يولا ڪه روپو سڪيم دے نو په هغه باندى به هغه پنځه زره، شپڙ زره روپي داخلى او هغه به Non-Refundable وى نو يا خو به پراجيڪٽ ڪميٽي دغه پيسه پريڙدى، ددے نه به لاس وينځي او يا به هغه متعلقه ايس ڊي او، ايڪسٽن ته وائى ڇه بهي دا ته په دي ڪين ايڊجسٽ ڪره نو ڇه هغه لکهو روپو پيسه په زرو روپو پيسه، د ڪرپشن يوه لاره په ڪين هم کهلاؤ شوى ده نو زما گزارش دادے ڇه په دے ڪين دغه ڪومه Earnest money ده ڇه دا هغوى Refundable Declare ڪري ڇه دا د Refundable وى۔ ددے دپاره وائى ڇه درے مياشته پس به ورته بل ملاويرى، آٽه فيصد په دے ڪين ڪيوتى ڪيرى نو دا ٽول داسه طريقے دي ڇه هغه د هغه بيورو ڪريسي هغه Delaying tactics او هغه ڪرپشن طرف ته، ڪميشن طرف ته، رشوت طرف ته يوه لاره هم په دے ڪين ڊيره لويه کهلاؤ شوى ده نو زما گزارش دادے Over hauling داوشى ڇه دے باندى ياد اسمبلئ يوه ڪميٽي جوڙه شي ياد گورنمنٽ په سطح باندى د يوه ڪميٽي جوڙه شي ڇه ددے دپاره داسه انتظام اوشى ڇه يو خو معاملہ Simplify شي، بله داده ڇه ڪوم دپراجيڪٽ ڪميٽيو خبره ده ڇه هغه ساده خبره وى ڇه ممبران ورله ڪاغذ وركوى ڇه بهي دا پراجيڪٽ ڪول



غواہی او ہغے د پارہ ہغہ، بنہ بلہ دا وائی چہ پہ کومہ محلہ کین جو ریری نوہم د ہغہ محلے سرے بہ وی نو یو خود پنخوس زرہ روپو د پارہ بہ یو تھیکہ دار وی او پنخوس لکھہ روپی دی نو ددے د پارہ بہ بیل تھیکہ دار وی نو پہ دے کین زما گزارش دے چہ پہ دے بانڈے، منسٹر صاحب ہم دلته کین ناست دے د بلدیاتو چہ دے بانڈے دوی سوچ او کری او ددے دا طریقہ د آسانہ شی او د کرپشن او کمیشن دا سلسلہ پکین ختمہ شی۔

جناب سپیکر: رفعت اکبر سواتی صاحبہ۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: Thank you, Mr Speaker Sir تعمیر سرحد پروگرام پر اب تک جتنی بھی ہم نے جناب والا، گفتگو سنی ہے، جس میں بہت سے گلے بھی ہیں، شکوے بھی ہیں اور بہت سی شکایات بھی ہیں، جس سے میں محسوس کر رہی ہوں کہ اگر واقعی اس طرح یہ سلسلہ چل رہا ہے تو اس سے ایک بڑی Restlessness کی فضا ممبرز میں قائم ہو رہی ہے اور ایک بات ہے کہ جب ممبرز اپنے آپ کو Secure نہ محسوس کریں تو اس کا مطلب ہے کہ Institution میں کچھ غلطی ہے یا اس سسٹم میں کوئی غلطی ہے تو جناب والا، میرے پاس شکایات تو کچھ بھی نہیں ہیں کیونکہ اتنی ڈیٹیل میں وہ باتیں آچکی ہیں کہ میرے خیال میں ان کو دہرانا بھی مناسب نہیں ہے تو میری گزارش یہ کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جی، جی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! میری کچھ گزارشات ہیں اور میں یہ جانتی ہوں کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو Minister concerned ہیں، وہ Notes لے رہے ہیں، بہت Seriously جی وہ

Notes لے رہے ہیں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی، میں دیکھ رہی ہوں بالکل۔

جناب سپیکر: ہاں، ہاں، Concerned Minister۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: بالکل Latest طریقے سے وہ لے رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! وہ تو اردو سمجھتے ہیں پھر وہ ہیڈ فون کیوں لگا رہے ہیں، ٹرانسلیشن تو

ہو چکا ہے (تمقے) اس کی کیا ضرورت ہے؟ (تالیاں)

محترمہ رفعت اکبر سواتی: اصل میں اردو، اردو میں بھی فرق ہے۔ میرا تلفظ کچھ اتنا ٹھیک نہیں ہے تو اس کو درست کر رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: اردو کا تو اردو میں ترجمہ نہیں ہوتا جناب سپیکر، اردو کا تو پشتو میں ترجمہ ہوتا ہے۔ وہ اردو سن رہے ہیں، منسٹر صاحب اردو سمجھ رہے ہیں۔ (قہقہے)

شہزادہ محمد گستاخ خان: انہیں عادت ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ پلیرز Interruption نہ کریں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی سر! اگر آپ کی اجازت ہو تو میں دوبارہ شروع کر دوں؟ جناب والا، فنڈز کی بات، سر اتنا شور ہے کہ بات کوئی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیرز، آرڈر پلیرز۔ ڈاکٹر ذاکر شاہ صاحب، آرڈر پلیرز، جی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جہاں تک فنڈز کی بات ہو رہی تھی تو میری گزارش یہ ہے کہ فنڈز کی ڈسٹری بیوشن جس طرح سے ہو رہی ہے، ٹھیک ایک یہ سلسلہ چل رہا ہے لیکن اس میں میری ایک چھوٹی سی ناقص رائے یہ بھی ہے کہ جیسے محکموں میں ریگولیشن اتھارٹی ہوتی ہے، ہماری جہاں پر ممبرز کی ایک ریگولیشن کمیٹی ہو سکتی ہے۔ جب ہم اس فنڈ کو Distribute کرتے ہیں تو ہم ہی میں سے ایم پی ایز جو یہاں موجود ہیں اور منسٹرز صاحبان جو موجود ہیں، اس کمیٹی کو Constitute کر سکتے ہیں۔ میں پی اینڈ ڈی کمیٹی کی بات نہیں کر رہی ہوں، شاید سراج الحق صاحب اس پر تھوڑا سا مسکرا بھی گئے ہیں مسکا بھی رہے ہیں۔ اس طرف میرا اشارہ بالکل نہیں ہے۔ میں کہہ نہیں سکتی کہ ہنس رہے ہیں کیونکہ \* + + + + + تو جی ہاں، تو جناب والا، میری گزارش یہ ہے کہ اگر یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Expunged، یہ الفاظ حذف کرتا ہوں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: گر اس کمیٹی کا، اگر قیام میں یہ کمیٹی آجائے جس کو Definitely سینئر منسٹر صاحب ہیڈ کر سکتے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ اس کو ہم تھوڑا سا Systematize کر سکتے ہیں۔ اگر ہمارے پاس ایک کام کا انفراسٹرکچر موجود ہے اور اس کا سسٹم ٹھیک نہیں چل رہا تو ہمیں تھوڑا سا اس سسٹم کو ٹھیک کرنا پڑے گا۔

میں صرف ایک رائے دے رہی ہوں سر، I am not criticizing

جناب سپیکر: تجویز ہے، تجویز ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: It is just a tajviz اور اس میں Definitely as I said کہ پارلیمنٹری لیڈرز جو ہمارے ہیں، وہ بھی ہو سکتے ہیں، منسٹرز بھی ہو سکتے ہیں اور ممبرز بھی ہو سکتے ہیں تو وہاں پر تھوڑی سی Transparency کام میں آ جاتی ہے اور سر فنڈز کی جو Allocation ہے، وہ دو بڑے Defined Basis پر ہونی چاہیے۔ ابھی بہت سے لوگوں کو اعتراض ہے، بہت سے ممبرز کو اعتراض ہے کہ فنڈز کی Distribution میں Transparency نہیں ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ اگر فنڈز کو دو Basis پر لایا جائے، ایک تو آپ اس کو پاپولیشن پر لے آئیں اور دوسرا Equality کے Base پر لے آئیں، جس میں Poverty کو ملحوظ نظر رکھنا چاہیے کہ کونسا ایریا سب سے زیادہ Poverty stricken ہے اور Backward ہے اور اس میں جو سب سے اہم رول ہے وہ یہی کمیٹی ادا کر سکتی ہے۔ سر، چوبیس جو ہمارے یہاں ضلع ہیں، ان میں Equality ہوتی نہیں ہے۔ ممبران کے Restlessness کا جو Attitude ہے، میرے خیال میں That is an indicator، ایک Eyeopener بھی ٹریڈری بنجہر کو مل رہا ہے کہ اگر وہ چاہتے ہیں اپنی Workability کو ٹھیک کرنا تو تھوڑی سی ایسی باتیں، ایسی سفارشات جو ہماری طرف سے آرہی ہیں، ان کو بھی زیر غور لے آئیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا اور اس کے ساتھ میں جناب والا، یہ بھی

\* حذف بحکم سپیکر: + + + + +

گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ آپ کو یاد ہوگا جب آل پاکستان ایک یونٹ تھا تو ویسٹ پاکستان میں Already ایک Pre-tested طریقہ ہمارے پاس تھا اور اس کا ایک Manual تھا، میں چاہتی ہوں اگر میری یہ گزارش سنی جائے، آپ اگر اس مینول کو دوبارہ سے پڑھیں یا اسکو Revise کریں، Revive کریں اس مینول کو تو اس میں بہت ساری Transparencies ہیں اور جو شکایات ہیں، ان کا جو پینڈورا بکس ہے شکایتوں کا، وہ کافی حد تک بند ہو جائے گا اور میں سمجھتی ہوں کہ فنڈز کی Distribution اس مینول میں جس طریقے سے دی گئی تھی، وہ اتنی اچھی اور Transparent ہے کہ بعض اوقات پرانے Pre-tested سسٹم آج کے دور میں بھی ہمارے کام آ سکتے ہیں اور یہ بھی میں ساتھ بتاتی چلوں کہ وہ مینول اتنا Important ہے اور اس کی اتنی Legal credibility ہے کہ اس کو Defy کرنا Congnizable offence ہو سکتا ہے تو میرا نہیں خیال کہ کوئی اتنی جرات کرے گا اور ساتھ میری ایک گزارش یہ بھی ہے، میں پھر شکایت نہیں کر رہی ہوں، نہ تنقید کر رہی ہوں کہ چیف منسٹر کے پاس ایک Discretionary Power ہے جو آپ نے

انہیں دے دیا ہوا ہے کہ وہ فنڈز کی Distribution جو ان کی Discretion میں ہے، وہ اپنی مرضی سے کر سکتے ہیں۔ جناب والا! نہ صوبے کی صحت پر اس سے اچھا اثر پڑتا ہے اور نہ لوگوں پر پڑتا ہے۔ یہاں پر ہمیں اس امر پر غور کرنا ہے کہ اگر اس صوبے کو ہم نے چلانا ہے اور Systematically ہم نے کوئی کام کرنا ہے تو بہت Give and take سے چلنا پڑے گا۔ بہت عفو و درگزر سے ہمیں چلنا پڑے گا کیونکہ یہ جو ہر چیز پر Confrontation کرتے چلے جا رہے ہیں تو یہ Healthy attitude نہ ہمارا ہے اور نہ صوبے کے سسٹم پر اس Healthy attitude کی کوئی Reflection آ رہی ہے تو میری دو تین ایسی گزارشات تھیں کہ پلیز، باقی لوگوں کو بھی Deprivation کا شکار نہ ہونے دیں Restlessness نہ Create ہو اور یہ جو سب سے بڑی بات ہے، ایک Atmosphere of vendetta اور Vindictiveness جو آ گیا ہے اس کو ختم کرنا چاہیے کیونکہ خدارا میری آپ سے درخواست ہے بار بار کہ اس صوبے کو چلانا ہے اور ایک اچھے اور احسن طریقے سے چلانے کیلئے یہ Confrontation کا Attitude ہمیں چھوڑنا پڑیگا، Vindictiveness ہمیں چھوڑنی پڑیگی، Vendetta ہمیں چھوڑنا پڑے گا جس کیلئے چیف منسٹر صاحب کو بھی کچھ قربانیاں دینا پڑیں گی، ان کو بھی دیکھنا پڑیگا کہ ان فنڈز کی Allocation میں کم از کم اور تو چھوڑیں ہم خواتین ہیں، ہم نے ان سے شروع میں بہت ساری گزارشات کیں تھیں کہ جناب، جو خواتین Elect ہو کر نہیں آئی ہیں، Electoral college کے Through آئی ہیں، ان کیلئے کم از کم آپ کچھ ان کے سیکٹرز میں فنڈز مخصوص کر دیں۔ جس میں میرے خیال میں آپ کی سائیڈ کی خواتین بھی Agree کر رہی ہیں اور ہماری سائیڈ کی بھی Agree کر رہی ہیں تو میری سینئر منسٹر صاحب سے بھی یہی گزارش ہے کہ برائے مہربانی وہ جو وعدے آپ نے کئے تھے ان کو ذرا پورا کریں کیونکہ وعدہ وہی ہوتا ہے جو نبھایا جائے۔ تھینک یوسر۔

جناب سپیکر: نوابزادہ طاہر بن یامین صاحب، نوابزادہ طاہر بن یامین صاحب۔

جناب طاہر بن یامین: شکریہ، جناب سپیکر۔ تعمیر سرحد کے بارے میں تو کافی بحث ہو گئی ہے جناب سپیکر، لیکن میری کچھ گزارشات ہیں اس بارے میں اور وہ یہ ہیں کہ ہمارے حلقوں میں تعمیر سرحد پروگرام کیلئے جو ہمیں فنڈز کی Allocation ہوئی ہے تو اسی کے مطابق ہم وہاں کے جو چھوٹے چھوٹے مسائل ہیں، وہ ہم حل کرتے ہیں تو اس میں جہاں تک ایک ممبر، ایک ایم پی اے کی جو ڈیوٹی ہے تو وہ اپنے پراجیکٹس یا Estimates ڈی۔ ڈی۔ ڈی۔ سی کے چیز مین کے حوالے کر دیتا ہے جو کہ آجکل ڈی سی او صاحب ہیں تو ہماری ڈیوٹی اتنی تک ہے اور وہ بات سارے ایم پی ایز کی ریکارڈ پر ہے کہ ہم نے تو تقریباً چھ سات سات مینے پہلے وہ

پراجیکٹس Submit کرادیئے ہیں۔ آگے تو صوبائی حکومت کی ڈیوٹی ہے کہ وہ ہمارے یہ پراجیکٹس Sanction کر کے ہمیں بھیجوائے جس کیلئے آسان طریقہ کار جو میرے ذہن میں آتا ہے، وہ یہ ہے کہ ڈی ڈی سی کمیٹی اگر ایک Approval دے دے تو وہ بھی گورنمنٹ کا ادارہ ہے اور وہ بھی گورنمنٹ کی طرف سے ہمارے لئے منتخب ہوا ہے، وہ ڈی سی ادا صاحب جو ہیں تو ان کی Sanction بھی کافی ہے کہ اس کے مطابق لوکل گورنمنٹ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو کہہ دے کہ وہ ہمیں Letter of advice کے ذریعے اپنا فنڈ ڈی سی او کی طرف بھیج دے اور ہمارے وہاں کام بہت جلدی ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ ایک Lengthy procedure بن گیا ہے جی۔ جیسا کہ پہلے بھی ہمارے دوستوں نے یہاں کہا ہے کہ Developmental Schemes اگر آپ کی صوبائی اسمبلی کی طرف سے کچھ ہو رہی ہیں تو صرف اور صرف یہ تعمیر سرحد کی مد میں ہو سکتی ہیں اور تو نہ کوئی ایسے فنڈز ہیں اور نہ ہمارے اضلاع میں کچھ ہو رہا ہے۔ 1989-90 کی، جو پہلے بھی یہ بات ہو گئی ہے کہ اے ڈی پی میں ایم پی ایز کا جو اس وقت کا فنڈ تھا، اس کا 20% Developmental side پر لگاتے تھے۔ آج ہم بارہ تیرہ سال بعد آگے جانے کی بجائے پیچھے جا رہے ہیں جو ٹوٹل Four percent ہم Utilize کر رہے ہیں تو کم از کم آپ یہ بھی دیکھیں Developmental side پہ جس سے ڈائریکٹ Masses پہ اثر ہوتا ہے، ہمارے علاقے کی ترقی جس پہ Depend کرتی ہے، کم از کم وہ سائڈ اور زیادہ بڑھانی چاہیے کہ ہم Twenty percent سے Four percent پر Lag Behind کر رہے ہیں جناب۔ ایک اور تجویز جو میرے ذہن میں ہے کہ ہمارے فنانس ڈیپارٹمنٹ، اب Sanctions بھی ہو گئی ہیں جی، Sanction شدہ ہمارے جو پراجیکٹس ہیں، وہ چلے گئے ہیں ڈی سی او کے پاس۔ اس کے بعد وہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں جی، فنانس ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے کہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ اور بھی لگے گا ان Sanction شدہ فنڈز دینے میں۔ یہ کل کی بات ہے، کل میں گیا ہوں تو انہوں نے کہا کہ ان Sanction شدہ سکیمز کیلئے آپ کو ڈیڑھ مہینہ اور انتظار کرنا پڑیگا، یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے تو جناب، دو ڈھائی، تین مہینے رہ گئے ہیں سال ختم ہونے میں، تو کم از کم ہمیں یہ Surety ملنی چاہیے، جیسے پچھلی دفعہ فلور آف دی ہاؤس پہ ہمارے منسٹر صاحب نے یہ وعدہ کیا تھا کہ یہ پیسے Lapse نہیں ہونگے لیکن وہ Lapse ہو گئے۔ یہ ایک اور Surety ہمیں دے دیں آج پھر فلور آف دی ہاؤس پہ کہ یہ جو ایم پی اے والے فنڈز ہیں، یہ Lapse نہیں ہیں، یہ Lapse نہیں ہونگے تو ہماری بڑی دادرسی ہوگی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: Thank you، جناب خلیل عباس خان صاحب۔

جناب خلیل عباس خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مختصر۔

جناب خلیل عباس خان: مختصر جی، پہ دے باندے خو جی پہ ہرہ زاویہ باندے خبرے

اوشوے جی، زما صرف یو گذارش دے، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: پلیز۔

جناب خلیل عباس خان: ماخو وئیل یو زاویہ دہ، گذارش کوم جی۔۔۔ (تہقہ)

جناب سپیکر: جی، جی، جی۔

جناب خلیل عباس خان: زما جی دا گذارش دے پہ دے حوالہ باندے چہ زمونہ دہ ریم

پی اے دا کوشش وی چہ مونہ۔ دا فنڈ پہ بنہ طریقہ باندے استعمال کرو او زیات نہ

زیات خلقو تہ چہ ددے نہ فائدہ اورسی خو کہ زمونہ دہ تولو ایم پی اے گانو

سکیمونہ او گورئ، کہ زما یا د بل نو ہغے کبن مونہ چرتہ پکبن کوخہ پخوؤ، چرتہ

پکبن نالی جو روؤ، دغہ ہر کلی تہ مونہ لکھ یا دوہ، دوہ لکھہ روپی او داسے لہ

لہ تقسیم کوؤ جی۔ زما دا تجویز دے جی، چہ پہ دے تعمیر سرحد کبن مونہ تہ د دا

اجازت راکرے شی کہ مونہ پرے د سٹیڈیم د پارہ یا گراؤنڈ د پارہ زمکہ اغستل

غوارو چہ مونہ ہغہ واخلو خکہ سپیکر صاحب، زما حلق۔ دہ او ہغہ پہ

Length کبن خہ آسی کلومیٹر دہ، Eighty Km زما صوبائی حلقہ اوردہ دہ جی،

ہغہ ایف آر کوہات او کوہات ضلعے سرہ لگی او پہ دے اتیا کلومیٹر کبن یو

سٹیڈیم زما پہ حلقہ کبن نشتہ۔

جناب سپیکر: آرمی والا پکبن ہم نشتہ؟

جناب خلیل عباس خان: جی؟

جناب سپیکر: آرمی سٹیڈیم پکبن نشتہ؟

جناب خلیل عباس خان: نہ جی نشتہ پکبن، کہ د آرمی وی ہم نو آرمی مونہ نزدی نہ

پریردی جی۔ یو سٹیڈیم ہم پکبن نشتہ، نہ د آرمی، نہ د سول، نہ چرتہ پہ سکول

کبن، نہ چرتہ پہ کالج کبن نو زما دا گزارش دے، دے منسٹر صاحب تہ ہم او

حکومت ته هم چه په کومه طريقه هغوی Purchase کوی، په هغه باندے زما هيڅ اعتراض نشته که کميټی ورته جوړوی يا چه په کومه شفافه طريقه ئے Purchase کوی، هغه د هغوی طريقه کار ورته جوړ کړی خودا اجازت د ددے فنډ نه ورکړے شی که مونږه Play ground او سټيډيم د پاره زمکه اغستل غواړو چه هغه مونږه واخلو ځکه جی، چه په يو کلی کين، زما کلي د شپيتو زرو آبادی کلي دے، هلته گراؤنډ نشته دے نو که هلته گراؤنډ جوړ شی نو زمونږ ما شومان، نوکری مونږه نه شو ورکولے، نور ورته مونږه څه نه شو کولے خو کم از کم دے چرسونو څکلونه، دے جوارو نه خوئے مونږه بچ کولے شو کنه جی۔ يوه موقع ورته ورکولے شو چه هغوی خپل مازيگر يا فارغ وخت پکين تيروي او لوبے پکين کوی۔ يو صحت منده Activity ده جی او زمونږ دا راتلونکے نسل، دا خو ورځ تر ورځه بے روزگاری زياتيږی خو کم از کم د يو صحت منده Activity طرف ته هغوی مونږه راغبه کولے شو جی۔

جناب سپيکر: مولانا مفتی حسين احمد صاحب۔

مفتی حسين احمد: بسم الله الرحمن الرحيم۔ والصلوة والسلام على سيد الهادي و على آله و صحابه اجمعين۔ محترم سپيکر صاحب! اس موضوع پر کافی ساتھیوں نے گفتگو کی لیکن یہ جو سسٹم ہے، واقعتاً بہت مشکل ہے جیسا کہ عبدالاکبر خان صاحب، بشیر بلور صاحب اور انور کمال صاحب نے تو یہ بھی کہا کہ سارے ساتھیوں کا کلیجہ اس سسٹم سے منہ کو آ رہا ہے لیکن کوئی کہہ سکتا ہے، کوئی نہیں سکتا۔ ہم بھی اسی کے شکار ہیں، جیسا کہ اقبال مرحوم فرماتے ہیں کہ

ساز خاموش ہیں فریاد سے مامور ہیں ہم نالہ آتا ہے اگر لب پہ تو مجبور ہیں ہم  
(نعرہ ہائے تحسین، تالیاں)

وہ تو آہستہ آہستہ آگے آگے ہم چلیں گے انشاء اللہ و تعالیٰ، ابھی اس پر گزارہ کریں۔

جناب سپيکر: ابھی تو وجود ٹوٹا ہے۔

مولانا مفتی حسين احمد: ابھی تو وجود ٹوٹا ہے تو یہ سلسلہ ایسا ہے کہ اس میں بہت ساری مشکلات ہیں۔ اس سسٹم پر تو بحث ہو گئی ہے لیکن اس سے آگے پھر ٹھیکیداری کا نظام شروع ہو جاتا ہے۔ اس میں بھی بہت ساری خامیاں ہیں اور ممبران اسمبلی کیلئے درد سر بنا ہوا ہے کہ لوگ آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ٹھیکیدار صحیح کام نہیں

کرتا۔ ٹھیکیدار آکر کہتا ہے کہ میں نے اتنا سارا کام کر لیا ہے، اس بل پر دستخط کر دیں تو ایک ہنگامہ ہے اور ایک مصیبت میں مبتلا ہیں۔ بشیر بلور صاحب نے کل اسلام کی بات کی، اس پر ہمارے منسٹر صاحب برہم ہو گئے تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ اسلام ایک آفاقی نظام ہے، عالمگیر نظام ہے تو اس تعمیر سرحد کے حوالے سے بھی اسلام میں کچھ ہدایات ہونگی۔ (تالیاں) اور انہی ہدایات کو سامنے رکھ کر ہمیں چلنا پڑیگا۔ اسلام میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے "یرید اللہ بکم الیسرا ولا یرید بکم العسری" قرآن مجید میں جگہ جگہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی مخلوق کے ساتھ سختی کا معاملہ نہیں کرنا چاہتا، ان کو مشکلات میں نہیں پھنسانا چاہتا، ان کیلئے آسانیاں اور سہل طریقے تجویز فرماتے رہتے ہیں تو ہمیں ان آسان طریقوں کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ اس طریقے سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ "یسیر و لا تیسر و" کہ تم لوگوں کیلئے آسانیاں پیدا کرتے رہو، ان کو مشکلات میں، مسائل میں مت پھنساتے رہو تو یہ اسلامی ہدایات ہیں جس پر ہمیں عمل کرنا ضروری ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے، منسٹر صاحب کو "خفحان" کہ شاید یہ ایم ایم اے کے ٹکٹ پر نہیں آئے ہوں تو ان کا الزام صحیح نہ ہو لیکن بہر حال جب اس میں آگیا ہے تو اب اسلامی اصولوں کو سامنے رکھ کر ان کو چلنا پڑیگا اور اس میں آسانی کے راستے تلاش کرنا پڑینگے تاکہ اس طریقے سے سسٹم کو چلائیں۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں، اگر میں یہ نہ کہوں تو جیسے حدیث شریف میں آتا ہے کہ "اساقط عن الحق شیطان الاحرص" کہ حق سے خاموش رہنے والا آدمی گونگا شیطان ہے (تالیاں) وہ یہ ہے کہ حضرت انسؓ کا ارشاد ہے "عن انس ۛ قال کلم خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ولم یقول، لا ایمان لمن لا امانت له ولا دین لمن لا عہد له" کہ اس آدمی کا ایمان ہی نہیں ہے جو امانت کی صحیح طریقے سے پاسداری نہ کرے اور اس آدمی کا دین سے کوئی واسطہ نہیں جو اپنے وعدوں کو پورا نہ کرے (تالیاں) اب یہ ہے کہ (تالیاں) یہ اسمبلی اس بات۔۔۔۔۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: کاش یہ باتیں آپ حق کیلئے کرتے، مخالفت کیلئے نہ کرتے تو ہم آپ کو داد دیتے (تالیاں) اگر حق کیلئے کرتے (شور) حق کیلئے نہیں کرتے ہیں، یہ صرف مخالفت کیلئے کر رہے ہیں۔  
(قطع کلامیاں)

مولانا مفتی حسین احمد: آپ مجھے بولنے دیں جی۔ (شور) آپ مجھے بولنے دیں جی، بشیر بلور صاحب۔



جناب سپیکر: جی جی، مولانا مفتی حسین احمد صاحب، آپ جاری رکھیں۔

مولانا مفتی حسین احمد: جناب والا!۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن مختصر کریں، اور بھی مقررین ہیں۔ (شور)

آوازیں: جاری رکھیں، جاری رکھیں۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: پلیز، آرڈر پلیز۔ آرڈر، آرڈر پلیز۔

مولانا مفتی حسین احمد: جناب عالی! یہاں فلور پر یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ یہ آدھا سال ہے، اس کے پچاس لاکھ

روپے ہمیں فنڈ ملے گا۔ پھر کہا کہ اسی سال کیلئے ایک کروڑ ہوگا۔ وعدہ کیا گیا تھا (تالیاں) اب اگر اس

وعدے کو پورا نہیں کیا گیا تو یہ وعدے کی خلاف ورزی ہے، اس کو پورا کرنا پڑیگا۔

جناب سپیکر: جی۔

مولانا مفتی حسین احمد: اس طریقے سے سسٹم کے بارے میں لوگ تنگ آگئے ہیں کہ اب کیا کریں؟ (تالیاں)

وہ کسی کا کہنا ہے کہ:

ہمد کی قسم ہمد کے لئے ہمد بھی گیا ہمد نہ ملا  
زخم کھاتے تھے مرہم کیلئے مرہم بھی گیا مرہم نہ ملا

(تالیاں)

والسلام۔

جناب سپیکر: Thank you. قاری عبداللہ، نگلش صاحب، قاری عبداللہ، نگلش صاحب۔

(شور) پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

قاری محمد عبداللہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔۔۔

جناب کاشف اعظم: جناب سپیکر صاحب! مونو کبن خود و مرہ حوصلہ شتہ چہ حق

او وایو او حق واورو۔ دا نور خلق د خان کبن دو مرہ حوصلہ، نہ ور کبن چرے وہ او

نہ بہ چرے راشی۔ مونو د حق۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی پلیز۔

جناب کاشف اعظم: حق یو او حق اوریدے ہم شو او حق و نیلے ہم شو کہ هغه زمونږ خپل حکومت هم وی۔ مونږ پرے شرمیرو نه خودے خلقو کښی (شور) هم دا حوصله پکارده۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: قاری عبداللہ ننگش صاحب پلینر مختصر کریں، مختصر۔

قاری محمد عبداللہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا  
(نعرہ ہائے تحسین، تالیاں)

شکریہ، جناب سپیکر۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے، اعدو ذب اللہ من الشیطان الرجیم۔ "ولا تجادلوا بالسی ہی احسن" کہ تم آپس کے جھگڑوں کو احسن طریقے سے نمٹا یا کرو۔ شور مت مچا یا کریں۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے (شور) قرآن کریم میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں "اعدلو هو اقرب للتقویٰ" تم عدل کرو کہ یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے، تم عدل کرو کہ یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ جناب والا! ہو سکتا ہے کہ ہمیں عنقریب یہ کہا جاوے کہ اب آپ کی اپنی حکومت ہے لہذا آپ پارلیمانی پارٹی میں اپنی گذارشات سامنے رکھیں لیکن آپ کو پتہ ہے کہ مرکز اور لوکل گورنمنٹ کی برکات کی وجہ سے ہماری حکومت تقریباً سراسر حکمت کی بھینٹ چڑھ چکی ہے اور ہم حکمت کا سہارا لینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے کہ اصل چیز نظام ہے۔ ہمارے عنایت اللہ صاحب، وزیر صحت نے ٹل میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا مقصد یہ مسائل حل کرنا نہیں ہے، ہمارا مقصد نظام لانا ہے تو میں ریکارڈ پر لانے کیلئے یہ عرض کرونگا کہ تعلیم کی سہولت عوام کو مہیا کرنا، اس طریقے سے ان کو پینے کیلئے پانی مہیا کرنا، چلنے کیلئے راستے اور روڈز درست کرنا، یہ عین اسلامی کام ہیں اور یہ اسلامی نظام سے خارج نہیں ہیں۔ تعمیر سرحد کے حوالے سے میں گذارش کرونگا کہ جناب سپیکر، اس میں تقریباً ہم نے کوشش کی ہے کہ تمام تر اس قسم کے چھوٹے چھوٹے مسائل سامنے آجائیں لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ پچھلے سال جو تعمیر سرحد کا پروگرام شروع تھا، اس میں میری تقریباً تین سکیمیں ڈراپ ہو چکی ہیں اور جب میں نے پوچھا ایکسپینٹ صاحب سے تو انہوں نے پلاننگ آفیسر کو ذمہ دار قرار دیا۔ پلاننگ آفیسر صاحب سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ متعلقہ ایس ڈی او نے Estimate وقت پہ نہیں پہنچایا۔ اب اس سے باز پرس کون کرے؟ ہماری حکومت ہے، اس کا جواب یہ ہے

کہ ہماری حکومت ہے۔ جناب سپیکر! اس کے علاوہ ایک طرف تو تعمیر سرحد کا فنڈ اس قدر کم ہے کہ اس سے صحیح معنوں میں اگر کوئی ایک دو منصوبے مکمل کرنا چاہے تو نہیں ہو سکیں گے تو دوسری طرف مسئلہ درپیش ہے کہ اس میں جگہ جگہ کمیشن کا سلسلہ جاری ہے۔ بعض ٹکے 12% کمیشن لیتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ 18%، 17% اور 14%، تو جب ہم کسی سکیم کیلئے پانچ لاکھ روپے مقرر کرتے ہیں اور ہم پوچھتے ہیں کہ جو اصل راس المال ہے اس منصوبے کیلئے جو اس پر خرچ ہوگا، وہ کتنا ہے تو کہتے ہیں کہ تقریباً اس میں سے اسی ہزار روپے کی کٹوتی ہوگی۔ اب اس فنڈ میں، اگر خواہ مخواہ اپنی بیوروکریسی کو خوش کرنا ہے تو پھر فنڈ میں اضافہ کیا جائے اور اگر فنڈ میں اضافہ نہیں ہونا ہے تو اس کیلئے کوئی ایسا طریقہ کار، کوئی ایسا آسان پروسیجر نکالیں کہ وہ کم از کم دیانداری سے، صحیح طریقے سے اور عوام الناس کے منصوبہ جات پر صحیح صحیح، ٹھیک ٹھیک خرچ ہو۔ ہم اور کچھ نہیں کہیں گے، صرف یہ کہیں گے کہ ضلع ہنگو ایک بد قسمت ضلع ہے کہ جس کی اے ڈی پی سکیمیں بھی ساری کی ساری ڈراپ ہو گئی ہیں اور اس کے علاوہ اس میں جو تعمیر سرحد کا پروگرام ہے وہ بھی اس طرح کا ہے کہ اس میں بھی کئی سکیمیں ڈراپ ہو گئی ہیں۔ اب ہم کیا کریں گے؟ کدھر جائیں گے؟ ہم نے بھی لوگوں کو جواب دینا ہے۔ ہم اپنے محترم وزیر اعلیٰ صاحب سے یہی کہیں گے کہ "گل پھینکنے ہیں اوروں کی طرف بلکہ شمر بھی" ڈسٹرکٹ ہنگو کے عوام اور ٹل کے عوام کی طرف سے یہ پیغام ریکارڈ پر آنا چاہیے کہ:

گل پھینکنے ہیں اوروں کی طرف بلکہ شمر بھی اے ابر کرم بخر سما کچھ تو ہنگو کی طرف بھی اے ابر کرم بخر سما کچھ تو ادھر بھی

شکر یہ، جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Thank you.

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: میری درخواست ہے کہ اس بد قسمت ہنگو کے ساتھ بد قسمت نوشہرہ بھی ملا لیا جائے۔ (تمت، تالیاں)

جناب سپیکر: غزالہ حبیب صاحبہ۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سر! میں صرف یہی کہنا چاہتی ہوں کہ جیسا کہ تمام ہمارے معزز ممبران نے کہا کہ تعمیر سرحد پروگرام انتہائی Lengthy اور Difficult process سے گذرتا ہے تو جیسے عبد الاکبر خان صاحب نے کہا کہ At least نو مہینے لیتا ہے۔ When it prevails تو پلیر آپ اس کو Seriously لے کر اس کو Consider کریں اور اس کو آسان بنانے کیلئے کوئی Step لیں۔ اس کے علاوہ

جیسے دوسرے ممبر نے بھی کہا کہ On the floor ہم سے وعدہ ہوا تھا ایک کروڑ روپے کا تو ایک اسلامی گورنمنٹ سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ وعدہ خلافی کرے گی۔ ان سے گزارش ہے کہ یہ ہمیں ایک کروڑ کی سکیمیں دیں۔

Mr. Speaker: Thank you.

الحاجیہ غزالہ حبیب: دوسرا یہ ہے کہ ہمارے مانسہرہ میں تقریباً ڈھائی مہینے سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا ہے کہ میں نے اپنی سکیمیں دی ہیں لیکن ابھی تک ڈی ڈی سی کی میٹنگ نہیں ہوئی ہے تو یہ Process خود لمبا کرتے ہیں اور پھر بعد میں یہ ہوتا ہے کہ یہ Lapse ہو جاتا ہے۔ پلیز سر، اس کو۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

Alhajia Ghazala Habib: Thank you.

Mr. Speaker: Thank you. Shahzadi Muniba Mansoor-ul-Mulk Sahiba.

منیہ شہزادہ منصور الملک: جناب سپیکر! ترقیاتی پروگرام پر تو کافی بحث ہو چکی ہے اور ہر ایک ممبر نے اپنی رائے دی جو کہ بہت درست ہے۔ جناب سپیکر! میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ ہم Women MPs اس اسمبلی میں آئی ہیں تاکہ ہم Women کے Problems اس اسمبلی میں لائیں اور Discuss کریں اور اس کو Solve کرنے کیلئے اپنی تجاویز دیں۔

Mr. Speaker: Order please.

منیہ شہزادہ منصور الملک: Basically ہم Women کی Representatives ہیں اور اس ترقیاتی پروگرام میں اگر آپ Women Development کیلئے فنڈز مختص کر دیں تو وہ آگے جا کر اپنے پیروں پر کھڑی ہو سکیں گی اور اس طرح ہمارا ملک ترقی کر سکتا ہے اور ہم دوسرے ملکوں کے برابر بھی کھڑے ہو سکتے ہیں۔ اگر کمیونٹی سنٹر، ہینگ سنٹر، کمپیوٹر سنٹر، پریزرویشن آف فوڈز، چائلڈ اینڈ ہیلتھ کیئر سنٹر وغیرہ اس میں شامل کئے جائیں تو اس ترقیاتی پروگرام میں بہتری ہو سکتی ہے۔

(شور)

Mr. Speaker: Order please, order please. جی، بس ختم۔

آوازیں: ان کو دے دیں۔

جناب سپیکر: کس کو؟ قلندر خان لودھی کو؟ میں دیتا ہوں ٹائم۔ جناب پیر محمد خان صاحب۔

(تالیاں)

جناب پیر محمد خان: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب! مختصر خاکہ چہ دوہ ورخے مولانا مجاہد صاحب ستا تائم اغستے دے۔ تا خپل تائم هغوی ته ور کرے وو، او۔

جناب پیر محمد خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ سپیکر صاحب! نہ پوھیرومہ، هغه وائی:

کله چہ وارزما خکورا شی د ساقی لاس پہ رپید وراشی

(تالیاں)

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! خبرے خو پرے زیاتے شوے دی، زہ به لبر غوندے، ستا سو خبره تهیک ده، محدود غوندے خبرے او کر مه۔ لبر تجویز به ورسره ور کر م۔ اول خوز مونره د بعضے رونرو دا شک وی چہ د تعمیر سرحد پروگرام یا مخکین د کپ فنڈز وو یا پیپلز پروگرام، داسے مختلف نو مونو باندے به داسے قسمه سکیمونه چلیدل، تاسو هم ترے واقف یئ او دا زارہ ممبران زمونر ترے هم واقف دی، خه ترے واقف دی، د بعض ممبرانو دا شک دے چہ دا به مخکین نغدے ملاویدے بلکه ډیره د افسوس خبره داده چہ مارشل لاء چہ کله اولگیده په دغه دور کبن زمونر ډیر سینئیر صحافی په تی وی باندے، ما د هغه پروگرام اوریدونو هغه هم دا خبره په تی وی او کره چہ یره ممبرانو ته چہ کوم نغد فنڈز ملاویری نو دا نه دے پکار حالانکه نغد چاته تر اوسه پورے نه دے ملاؤ شوے۔ دے کبن نغدے پیسے نه وی۔ ډیر پخوا هم په دے طریقہ باندے فنڈز وو لکه دا اوس چہ د سکیمونو د پارہ دے خو فرق په طریقہ کار کبن وو۔ هغه دومره آسان وو چہ د خلقو ذهن کبن داوه چہ دا چرته دوئ سره نغدے پیسے دی، په جیب کبن پرتے دی۔ جیب کبن چاسره نغدے پیسے نه وی۔ دا سکیمونه به مونره ور کرل او ډیر آسانه طریقہ باندے به راغلل لوکل گورنمنٹ ته، هغه به دستی اوشول او فنډ به فوراً ریلیز شو او کار به پرے شروع شو۔ اوس دا طریقہ کار دومره مشکل شوے دے چہ د هر چا دا خیال دے چہ هغه وخت کبن پیسے نغدے وے او اوس مونر ته مشکلات راغلی دی۔ مشکلات یقینی راغلی دی، په طریقہ کار کبن راغلی دی نو اول دا خبره ټول ذهن کیر دئی چہ فنډ نغد نه وو چا ته، زمونر د پریس رونره هم ناست دی، نغدے پیسے

هيچا ته هم نه دي ملاؤ شوي، نه تاسو ته ملاؤ شوے دي، نه عبد الاكبر خان ته او نه ماته او نه بل چا ته ملاؤ شوے دي، سڪيمونو ته تلي دي۔ بيا سڪيمونه مونڙه ورڪرل محكمے ته، د هغه خپل انجنيئران وو، هغوی به Estimate جوږ ڪړو او فنڊ به هغه محكمے ته تلو او هغوی به بيا چه غټ سڪيم په وو، هغه به مو په تهپيڪيدار باندے ڪوؤ۔ تهپيڪه به ئے ڪيده۔ كه واره سڪيمونه به وو نو هغه به مو د ڪلي ڪلي ڪميٽي جوږه ڪړه او ڪميٽي به پخپله ڪولو او پيسے، Payment به هغوی ته ڪيدو، ممبر ته به نه ڪيدو۔ اوس طريقه ڪار مشڪل شوے دے خوزه حيران په دے خبره يم چه دا فنڊ، چه كوم دا سڪيمونه دي د تعمير سرحد پروگرام چه په اے ډي پي ڪنڊ راغلي دي او دي اسمبلي پاس ڪري دي، چه اسمبلي يو ٽيڙ پاس ڪري، چه د هغه د پاسه بيا زه نور نه پوهيرمه، ددے د پاسه بله اداره ٽوڪ ده؟ دا پي اينڊ ډي پڪنڊ لا د كوم ڄائے نه راغلي ده؟ چه دے اسمبلي پاس ڪړو، تعمير سرحد پروگرام د پاره ئے يو فنڊ جدا ڪړو او بيا دا سڪيمونه ځي او پي اينڊ ډي پڪنڊ راځي ڪيني يعني دا خود لوکل گورنمنٽ ڪار دے، دا پيسے خو لوکل گورنمنٽ ته پڪار دي چه لاره شي، دا فنڊ به د فنانس نه ځي لوکل گورنمنٽ ته، ددے پي اينڊ ډي پڪنڊ كوم ڪار دے چه دے راځي؟ دا څه زيات ماهرين دي؟ د لکھو، ددوه لکھو او درے لکھو، د پنځو لکھو روپو سڪيم به وي او پي اينڊ ډي به راځي په هغه ڪنڊ به ڪيني، بيا به پڪنڊ رڪاوٽونه جوږوي يعني زمونڙ ددے سڪيمونو د فيل ڪولو، ددے حڪومت د بدنامولو، دا ٽول ممبران خپل او پردي ٽول شڪايتونه ڪوي او اعتراضونه ڪوي۔ دا ولے؟ دا مشڪلات ٽول پي اينڊ ډي جوږوي او پي اينڊ ډي مخڪنڊ ما عرض ڪړے وو چه دا Problematic Department دے، دا Planning Department نه دے نو ٽولونه اول خوترے دا ڪٽ ڪړئ۔ براه راست فنڊ، حق دادے چه كوم فنڊ مقرر شوے دے، اسمبلي پاس ڪړے دے، هغه د لوکل گورنمنٽ ته فوراً ٽول Payment اوشي۔ لوکل گورنمنٽ په هغه ڪنڊ متعلقه ايم پي اے او ورسره د هغه سيڪرٽري، ډي جي، د هغه ٽيڪنيڪل انجنيئر، ٽوڪ چه وي هغه د ڪيني او په شارت ڪٽ طريقه باندے د فيصله ڪوي۔ د سڪيمونو لسٽ د ورکوي او هغه د شروع ڪيري كه په تهپيڪيدار ئے هغه ممبر ڪوي، كه په ڪميٽي باندے ئے ڪوي۔ مونڙه گوره جي د ڪميٽي دا خبره ځکه ڪوؤ چه مخڪنڊ خو په ډيرو لږو پيسو به غټ سڪيمونه

کول، بنہ کافی غت غت سکیمونہ ، لکہ مثال پہ طور ما یو خل د ډسپنسرو درخواست او کړو نو په هغه ورځو کښ شپږ آتہ لکہه روپی د یو ډسپنسری خرچہ وه، ما په چہ لاکہ خلور ډسپنسری جوړے کړے، په یو نیم یونیم لاکہ روپی یو یو ډسپنسری او په 1992 کښ چالو شوے دی او ترننه پورے د هغے مرمت هم نه دے شوے، بنہ چلیبری نو دا به مونږه په لږو پیسو ډیر کار کوؤ۔ داسے په یو نیم، یونیم لاکہ روپی باندے مونږه پرائمری سکولونہ هم جوړ کړی دی، اوسه پورے چلیبری او د مرمت پکښ هم لا ضرورت نه دے راغله ځکه مقامی خلقو به جوړ کړو، نو مقامی خلق چه جوړوی، بیا هغه پیسے پرے خرچ کړی، په صحیح طریقہ باندے کار او کړی نو په دے کښ زمونږه کوم رکاوٹونہ چه دی، یو خو DDAC دے، چه زمونږه د بدقسمتی د وجے نه ترننه پورے هغه DDAC زمونږه، چه په تیرو حکومتونو کښ ما مخکښ هم وئیلی وو چه په هغے کښ DDAC وو او اوس زمونږ په خپل حکومت کښ DDAC نشته۔ زمونږ دے رونږو لږے کھلاؤ غوندے خبرے او کړے نو زما ئے لږ شان حوصله زیاته کړه۔ که نه وی نو زما خو بدقسمتی داده چه که څه وایم نو بس (شور) که بل څوک خبره کوی خو خیر دے خو که زه خبره او کړم۔۔

جناب حبیب الرحمن: ته په اخلاص خبره کوہ، مونږه د ملگرو یو خوتہ بے اخلاصه لگیا ئے۔

جناب پیر محمد خان: " وفادنام ہوتی ہے اگر فریاد کرتے ہیں " کہ فریاد کوؤ نو بیا وائی چه دا داسے او کړه، هغه داسے او کړه۔ زمونږه دے رونږو چه کومے خبرے او کړے زما دے سره اتفاق دے۔ مفتی صاحب ډیرے زبردستے خبرے او کړے خو یوہ خبره ئے آخر کښ پریښوده۔ ما وئیل چه دے مفتی دے، فتویٰ به اولگوی، فتویٰ ئے او نه لگولہ بہر حال خبرے ئے ډیرے صحیح کړی دی۔ په آیتونو او په احادیثو سره ئے ثابتہ کړه چه زمونږ خپل حکومت ظلم کوی، دا ظلم ختمول پکار دی او دا ظلم کول نه دی پکار۔ بیا که دا ظلم زمونږ په دے حکومت باندے چرتہ یوہ محکمہ کوی، د هغے محکمے سرکوبی د او کړی۔ هغه محکمے نه د دا قوم دمہ کړی، د هغے نه د دا ممبران دمہ کړی۔ دا ولے د ممبرانو په څت باندے داسے۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ۔

جناب پیر محمد خان: محکمے مسلط دی؟ لبر سپیکر صاحب، یوہ خبرہ کوم۔

جناب سپیکر: بس، دوہ درے مقررین نور ہم دی کنہ او تائم گورے؟ اوس بہ پوائنٹ آف آرڈر اوشی چہ سنتے پہ یو بل سورے شوے۔

جناب پیر محمد خان: بنہ جی۔ بنہ زہ شکریہ ادا کوم۔

جناب سپیکر: او، مہربانی۔ صابرہ شاکر صاحبہ، یو منت۔

محترمہ صابرہ شاکر: بسم اللہ الرحمن الرحیمہ جناب سپیکر! پہلے تو میں اپنی حکومت کی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمیں فنڈز دیئے اور ہمیں فنڈز استعمال کرنے کا بھرپور موقع دیا اور میں سوچ رہی تھی کہ ہم کسی مخصوص علاقے کیلئے نہیں ہیں، ہمارا کوئی مخصوص حلقہ نہیں ہے بلکہ ہماری سوچ اتنی Broad ہے کہ پورے صوبہ سرحد کیلئے سوچنا پڑیگا (تالیاں) اور صوبہ سرحد کیلئے سوچنے کیلئے ہم نے جب فنڈز استعمال کیا تو مختلف گلی کوچوں وغیرہ پر استعمال کیا حالانکہ یہ بھی بہت اہم ہے لیکن میں چونکہ اپنی ذاتی ایک سوچ رکھتی ہوں کہ چونکہ یہ فنڈز مخصوص ہے اور Elected لوگ اسے اپنے حلقوں پر استعمال کریں گے اور یہ ان کا حق ہے لیکن اگر ہم خواتین کیلئے یہ Permission ملتی ہو اور ہمیں Permission دی جائے تو ہم یہ صرف خواتین کی فلاح و بہبود کیلئے استعمال کریں (تالیاں) اور بہت Planning کے بعد میں اپنے علاقے کی بات کرنا چاہوں گی کیونکہ ہمارے علاقے میں، کیونکہ خواتین، مختلف سکولوں میں ہماری ایجوکیشن وہاں ختم ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ٹیچرز دور دراز کے علاقوں سے آتی ہیں، کوئی جگہ نہیں ہے ان کے پاس رہنے کیلئے، اگر گورنمنٹ Permission دے اور گورنمنٹ ہمیں Allow کرے تو ہم اپنے فنڈز سے تحصیل کی سطح پر ہو سٹلر بنادیں، ان کیلئے اور ایسی کوئی جگہ (تالیاں) اور ایسی کوئی جگہ اور ایسا کوئی انسٹیٹیوٹ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ایک ڈسٹرکٹ میں نہیں بلکہ سارے صوبے میں۔

محترمہ صابرہ شاکر: سارے صوبے میں جی، کیونکہ یہ Categorise ہم خود بھی کریں گے اور جن جن کی بھی ڈیمانڈ ہوگی، میں اپنے تمام بھائیوں سے Request کرتی ہوں کہ جن کے علاقے میں ایسا پر اہم ہوگا، بالکل ہم انہی کے علاقوں میں لگا دیں گے۔ (تالیاں) ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن اگر گورنمنٹ ہمیں Permission دے اور ہم یہ کر دیں اور تعمیر سرحد کے لحاظ سے میری ایک، شاید یہ تعمیر سرحد پروگرام نہ ہو لیکن میری ایک سوچ تھی کہ جس طرح ہمارے علاقوں میں ٹرانسپورٹ کا پر اہم کھڑا ہو گیا ہے بلکہ ہمارے



لڑکے جتنے بھی ہیں، وہ بھی ٹرانسپورٹ کیلئے دھکے کھا رہے ہیں۔ ہم اکثر یہاں سے جب جاتے ہیں تو سٹوڈنٹس پورے ایریا کو گھیر لیتے ہیں۔ اگر ہمارے فنڈز سے پیسے مخصوص کر دیئے جائیں اور ان کیلئے بسیں خرید لی جائیں تو اس سے ریونیو بھی Generate ہو گا۔ (تالیاں)  
(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی، تھینک یو۔ شکریہ۔

محترمہ صابرہ شاکر: اور انسٹیٹیوٹ وغیرہ بھی کھول دیئے جائیں گے۔ جس طرح ہمارے یہاں ایک ہاسٹل ہے اور وہاں پر مختلف دکانیں بھی انہوں نے کھولی ہیں اور بہت زبردست قسم کے یہاں ہمارے Women Hostels ہیں، اگر ان کی Permission دے دی جائے تو ہم بڑے مشکور ہوں گے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ سلمیٰ بابر صاحبہ۔

محترمہ سلمیٰ بابر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ معزز سپیکر صاحب! شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گی، دو منٹ بات کروں گی کہ تعمیر سرحد پروگرام، تعمیر کا مطلب ہے کسی چیز کی بنیاد رکھنا یا اس کو بنانا اور اس کے کئی پہلو ہیں۔ اسی پالیسی کو صرف گلیوں اور نالیوں تک محدود نہیں رکھنا چاہیے بلکہ اس کو ہر نکتہ نگاہ سے دیکھنا چاہیے مثلاً پہلے روزگار پھر معمار۔ اس حوالے سے میں تھوڑی سی آپ سے یہ گزارش کروں گی کہ خواتین کے مسائل اپنی جگہ پر بہت سنگین ہیں، جس طرح پروین شاکر نے کہا۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

محترمہ سلمیٰ بابر: وہ تو خوشبو ہے فضاؤں میں بکھر جائے گا مسئلہ پھول کا ہے پھول کدھر جائے گا۔ خواتین کیلئے طریقہ کار آسان بنایا جائے، ہم دفاتروں کے چکر تو نہیں کاٹ سکتے اور ہم اپنی سکیمیں بروقت دیتے رہتے ہیں مگر ڈی ڈی اے آفس والوں کا بڑا ہی Slow motion ہے کہ جب تک سکیمیں ہماری منظور ہو جاتی ہیں تب تک تو وہ گلی Already ڈسٹرکٹ والے بنا لیتے ہیں تو پھر اسے ہمیں کوئی فائدہ تو نہیں ہوتا۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ جی آپ اور سکیمیں دیں۔ اسی طریقے سے ٹائم Waste ہوتا ہے۔ ہماری سکیمیں پلاننگ آفیسر کو ایک ہفتہ کے اندر منظور کرنی چاہئیں، پھر پشاور جلد ارسال کرنی چاہئیں کیونکہ ہم لوگ بہت دور ڈیرہ میں رہتے ہیں اور ہمارا بھی Time waste ہوتا ہے اور اس طرح ہماری سکیمیں بھی جلد یہاں پر نہیں پہنچ پاتیں۔ سروے بھی جلد کرنا چاہیے۔ دوسرا یہ کہ گلیاں اور نالیاں بنانا خواتین کا کام نہیں ہے، اس پالیسی کو نرم

کرنا چاہیے۔ خواتین کی بہبود کیلئے سلائی سنٹرز، کالج انڈسٹری اور کئی اور کام رکھے جائیں جس سے روزگار بھی مہیا ہو اور خواتین کو فائدہ بھی پہنچے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ قلندر خان لودھی صاحب۔

جناب قلندر خان لودھی: شکریہ، سپیکر صاحب! بڑی مہربانی۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: محترم۔

جناب قلندر خان لودھی: بالکل، میں جی اس پر کوئی لمبی تقریر نہیں کروں گا، صرف دو ہی باتیں کروں گا۔

ایک یہ کہ اس پروگرام کو سہل کیسے بنایا جاسکتا ہے؟ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: اچھا۔

جناب قلندر خان لودھی: جیسے میرے بھائیوں نے اس ضمن میں کہا، چونکہ میرا بھی اس میں کافی تجربہ ہے تو

میں یہ کہتا ہوں کہ اگر یہ جیسے ہی چیک ہمیں، آپ ویسے پیسے ہمیں دے رہے ہیں پچاس لاکھ، یہ بڑی اچھی بات

ہے۔ صوبے میں اور مرکز میں بھی یہی بات ہو رہی ہے، بغیر کسی تمیز کے اب فنڈز مل رہے ہیں تو سیدھا سی

ڈی سی او کو یہ چیک چلا جائے اور وہاں جو ہماری سکیمیں ہیں، وہاں اسی ڈی سی او کو ہم یہ سکیمیں دیں اور وہاں

یہی ڈی ڈی سی ہو اور اس کے بعد ایک لسٹ ٹائپ چیز کو آجائے، وہ پی اینڈ ڈی کو آجائے، ہمارے بلدیات کے

سیکرٹری کو آجائے، منسٹر صاحب کے پاس آجائے، فنانس کے پاس آجائے۔ ایک تو جو بنڈل اٹھائے اٹھائے پھر

رہے ہیں اور دفتر میں اتنا بڑا وقت ضائع ہو رہا ہے، ایک تو اس سے بچ جائیں گے اور باہر جگہ میسنگ سے

بچ جائیں گے تو یہ بہت سہل ہو جائے گا۔ دوسری بات جی، جو آپ نے کمیٹی کا کہا ہے تو کمیٹی میں یہ فنڈز آتے

ہیں، یہ جو ہم لوگ بنا رہے ہیں تو پراجیکٹ لیڈر ہماری ذمہ داری ہے جی۔ یہ تو بالکل ہونا چاہیے کہ ہم کوئی

Honest آدمی دیں، ایم پی اے اس آدمی کو مقرر کریں اور کمیٹی وہ دے اور اس میں کسی قسم کی

Investment نہیں ہونی چاہیے۔ اس کو ٹھیکیدار ہم نہیں بنا رہے۔ ان کو ہم Self base پر یہ راستہ

دکھا رہے ہیں کہ آپ کو اپنی مدد آپ کے تحت یہ پیسہ گورنمنٹ آپ کو دے رہی ہے، اس کے ساتھ چلیں

نہ کہ ہم اور ٹھیکیدار Create کر لیں، پہلے ہی سے اس سے جتنا مسئلہ بنا ہوا ہے تو وہ ہم دیں گے کمیٹی اور اس

میں جو کمیونٹی Executing agency ہو، وہ کمیونٹی کو بھی دیکھیں اور اس کام کو بھی دیکھیں کیونکہ وہ

ٹیکنیکل لوگ ہوتے ہیں، وہ Qualify of work کو کنٹرول کریں۔ یہ میری اس کے متعلق تجویز ہے اور

دوسری بات یہ ہے جی کہ یہاں پر کمیشن کی بات چل رہی ہے تو اس دور میں اگر ہم نے اس صوبے سے اس

لعنت کو ختم نہ کیا تو پھر کبھی نہیں ہو سکتا۔ یہاں جو بات حقیقت ہے تو وہ حقیقت ہے۔ جو ایک روایت چل چکی ہے اس کو مٹانا بہت ہی مشکل ہو جائے گا لیکن اس کو ذرا سہل کرنا ہے تو اس میں ایسا کریں کہ گناہ سے بچ جائیں، جو دیتا ہے اس کے اپنے پیسے ہوتے ہیں، وہ اپنے پیسے دے کر، حاتم طائی کوئی نہیں ہے، مجبوری سے دیتا ہے جی، وہ جو اپنے پیسے دے کر اپنے لئے گناہ خریدتا ہے تو وہ اللہ کا بھی گناہ گار ہو جاتا ہے تو اس کیلئے گورنمنٹ کی طرف سے معمولی سے، Nominal سے چار جز ہو جائیں کہ یہ چار جز، جیسا کہ ہمارے فائنا وغیرہ میں بھی ہیں کہ وہاں پر ملکوں کو دیئے جاتے ہیں تو اگر اس قسم کا ہو جائے کہ بھئی جو اس میں انجینئرنگ سٹاف کام کرتا ہے اور یہ پانچ پر سنٹ یا دس پر سنٹ اسی چیک سے کاٹ لیں جس طرح سے ٹیکس کاٹا جاتا ہے اور ان کا ایگزیکٹو ان میں وہ بانٹ دے تو ایک جائز طریقہ ہو جائے گا۔ یہ اس لئے میں نے کہا جی کہ ہمارے انجینئرز کی تنخواہیں بہت کم ہیں اور لوگوں کی بھی تنخواہیں بہت کم ہیں، وہ اس میں اپنے بچے نہیں پال سکتے تو یہ اس کیلئے ہو لیکن یہ جو اپنی اپنی بادشاہت ہے، اس کو ختم کیا جائے کہ کوئی 12% لے رہا ہے، کوئی 18% لے رہا ہے، کوئی Acceptance لے رہا ہے تو ان چیزوں کی نفی کی جائے جی اور اگر اس دوریہ نفی نہ ہوئی جناب سپیکر سر، تو میرے خیال میں یہ کبھی بھی نہیں ہوگی تو اب جی، بات جو ہے۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب! آپ کا مطلب یہ ہے کہ Uniformities میں ہونا چاہیے یا اس کو ختم کرنا چاہیے۔

جناب قلندر خان لودھی: یہ جی آپ ختم نہیں کر سکتے، جس چیز کو آپ ختم نہیں کر سکتے تو وہ نہیں کر سکیں گے۔ آپ اگر کہیں کہ ہم ختم کر سکتے ہیں تو کوئی اس کو ختم نہیں کر سکتا۔ اس کو آپ کم کر سکتے ہیں، اس کو Regularize آپ کر سکتے ہیں اور اس میں یہ کریں تاکہ لوگوں پر کم بوجھ پڑے۔ ختم آپ کیسے کریں گے؟ آٹھ ہزار روپے آپ ایک انجینئر کو تنخواہ دیتے ہیں اور Consulting والے ان کو ایک لاکھ روپے دے رہے ہیں۔ ایک طرف ان کو گاڑی اور بنگلہ مل رہا ہے اور دوسری طرف وہی انجینئر اسی کالج میں پڑھتا ہے، ایک ہی جگہ میں رہتے ہیں۔ ایک سیٹ پر آتا ہے، وہ آٹھ ہزار لے رہا ہے اور دوسرا لاکھ لے رہا ہے، وہ کیسے کرے گا؟ ان کو اپنی زندگی تو رکھنی ہے، اس لئے اس نے کرپشن کرنی ہے، اس نے چوری کرنی ہے، اس کو ہم نے گنہگار بنانا ہے، اس کو ہم نے جہنمی بنانا ہے۔ دینے والا بھی جہنمی ہو گا اور وہ بھی ہو گا۔ اس سسٹم کو ہم نے ختم کرنا ہے، اس کو سہل کرنا ہے جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، شکر یہ۔ جی، رخصانہ بی بی۔

جناب شاد محمد خان: جناب سپیکر صاحب! زہد ہیریمہ؟

جناب سپیکر: بس کوؤ انشاء اللہ۔ ددے نہ روستو بس۔ یو منٹ، بس یو منٹ۔

محترمہ رخصانہ راز: ڊیره ڊیره مہربانی سپیکر صاحب، چہ تاسو مالہ موقع راکرہ، د دے تعمیر سرحد پہ حوالے سرہ پہ خبرہ کولو باندے۔ زمونرہ ممبرانو خو ڊیرے بنے بنے خبرے اوکرے تعمیر سرحد سرہ Related خو زہ بہ ددے د ریفارمز بارہ کبں یو شو خبرے اوکرہ، ہغہ دا چہ First of all خو یوہ دا خبرہ دہ چہ مونرہ کوم سکیمونہ مخکبں ورکری وو، پہ ہغے کبں پینخہ شپر سکیمونہ شروع شوی وو او ختم شو او نور چہ کوم دی، ہغہ لا پہ ڄائے پراتہ دی نو دوی پہ مونرہ پسے لیترے کوی چہ نور سکیمونہ تاسو ورکری نو د ہغے بہ ڄہ گارنتی وی چہ ہغہ بہ ڄومرہ مودے پورے، چہ دوہ کالو پورے بہ چلیبری کہ دریو کالو پورے؟ بلہ دا خبرہ دہ چہ ڊیپارٹمنٹ والا چہ Estimates نہ اخلی، ہغوی Estimates پہ دفترونو کبں واخلی بیا چہ زمونرہ کارونہ شروع شی نو ہغہ بیا نیم پکبں اوشی چہ مونرہ تھیکیدار سرہ خبرہ کوؤ نو ہغوی وائی چہ دا فنڈ دومرہ وو، بس ختم شو نو Estimates د پہ دفترونو کبں نہ اخلی او ہغہ د راخی Site تہ او پہ Site د Estimates اخلی۔ دویمہ خبرہ دا دہ چہ۔۔۔

جناب سپیکر: دریمہ۔

محترمہ رخصانہ راز: چہ شیڈول سسٹم چہ کوم دے، دا زور شیڈول ختمول پکار دی او نوی ریتس، ڄککہ چہ ریتونہ ڊیر ہائی شوی دی او نوے شیڈول ددے دپارہ دغہ کول دی ڄککہ چہ دے سرہ د کارونو معیار ہم خرابیری او کارونہ چہ دی نو ہغہ، ددوی خو ترینہ خپل کمیشن، ہر ڄہ ترے پورہ اخلی او ریتس چہ کوم دی نو ہغہ ہائی ریتس کبں چلیبری نو د کارونو معیار ڊیر زیات خرابیری۔ دریم چہ کوم۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: خلورم۔

محترمہ رخصانہ راز: واپدا سرہ Related مونرہ چہ کوم سکیمونہ ورکری دی نو ہغوی مونرہ تہ دا، مونرہ چہ ہغوی لہ ورشو، پینخہ شپر میاشتے اوشوے کہ آتہ میاشتے

اوشوے، هغوی وائی چه مونر به پهلا د سینیتیز سکیمونه Complete کوؤ، بیا به د ایم این ایز کوؤ او تاسو به په تهر د باندے کوؤ نو د واپدا سره Related زمونر به سکیمونه لا تراوسه پورے شروع شوی هم نه دی او بله دا چه کوم۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آخری۔

محترمہ رخسانہ راز: نه جی، آخری نه۔

جناب سپیکر: آخری۔

محترمہ رخسانہ راز: بنه جی۔ آخری خبره دا ده چه چار سدے سره Related چه مونر به اے  
دی پی کبن کوم کارونه ورکری وو، سوله ستره کارونه مونر ورکری وو، تراوسه پورے هغے کبن یو کار هم نه دے شروع شوے او زیات تر سکیمونه ئے هسے دغه کپی دی خو هغے کبن یو کار هم په اے دی پی کبن ئے نه دے اچولے نوز مونر به ستاسو په توسط سره داریکویست وی چه اے دی پی کبن د Reserved seat والا هم شامل کرے شی۔

جناب سپیکر: جناب شاد محمد خان۔

جناب شاد محمد خان: مهربانی سپیکر صاحب۔ خبره دا ده جی، چه د چایو نه به مخکبن  
ستاسو توجه زه راوارومه، یو دوو وړے وړے خبرے زه کول غوارمه۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: تقریر کوے تقریر، دغه نه دے۔

جناب شاد محمد خان: هغه زما د دغه سره تعلق لری۔ مونر به خود داسے بدقسمته قوم سره  
تعلق لرو چه هغے ته ختک وئیلے شی۔ هغه دے دپاره چه نن سبا خلق آسمان ته اوختل او د ختک قوم د خکلو اوبه نشته دے۔ په دے وخت کبن (تالیاں) دا په فلور آف دی هاؤس به زه ورته خبره اوکرم، یو وړوکه غوندے ډیم دے، درملک ډیم ورته وئیلے شی زما حلقے کبن، په هغے باندے به چار پانچ لاکه روپی لگی، ستاسو په وساطت سره حکومت ته دا عرض کومه جی، که دا اوکری نوتیوبویلونو کبن به لږے اوبه راشی او زمیندرا به پرے آبا ده شی۔ بل عرض دادے سر چه دنهو

کالو نہ زما پہ کلی کین یو ډگری کالج جوږ دے او ستاف ئے نشته نو کہ دا مهربانی تاسو او کړئ د قوم سره چه د دے منظوری حکومت په خپل لاس باندے واخلی نو دا به ستاسو ډیره زیاته مهربانی وی۔۔۔ (قطع کلامی)  
جناب سپیکر: تھینک یو۔

جناب شاد محمد خان: او د دے نه پس جناب سپیکر صاحب، د چائے وخت دے بس۔  
جناب سپیکر: ډاکټر ذاکر شاہ صاحب۔

ڈاکټر محمد ذاکر شاہ: بسم الله الرحمن الرحيم۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ په تعمیر سرحد خو تھیک تھاک خبرے اوشوے، زه په هغے باندے خبره نه کول غوارمه خو چونکہ پی ایف ون یو اهمه او Sensitive علاقہ ده او د اسمبلی ستارټ د پی ایف ون نه کبری خودا خبره زه ډیر افسوس سره کومه چه په دے کین یو گرنز کالج نشته دے او زمونږ بعضے فیمل ممبرانو او وئیل چه زمونږ دا فنډ د د فیمل دپاره استعمال کړے شی نو زما د وئ ته دا درخواست دے کہ فرض کړه زما کالج دپاره د وئ ماته فنډ را کړی نو کم از کم پی ایف ون کین یو کالج به د جینکو دپاره جوړ کړے شی۔

جناب سپیکر: مهربانی، وجیبه الزمان صاحب۔

جناب وجیبه الزمان خان: شکریہ، جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس شارٹ ٹائم میں بھی مجھے توجہ دی۔ Main، اہم باتیں جو ہیں اس تعمیر سرحد پروگرام کے حوالے سرے وہ ہو چکی ہیں۔ پیچھے میں نے ایک Question raise کیا تھا جس میں، میرے خیال میں آنریبل منسٹر صاحب موجود نہیں تھے، اس میں % 14 کمیشن بھی کٹتا ہے، کوئی % 17 کتنا ہے، مجھے تو Exact figure یاد نہیں کہ کتنا ہے؟ کتنے کتنے، وہ پچاس لاکھ ویسے ہی اتنے کم ہیں اور کٹ کٹ کر پتہ نہیں یہاں پر آجاتے ہیں۔ ایک اس میں گورنمنٹ کی طرف سے جو ڈھائی فیصد Contingency لگائی گئی ہے سر، اس کے بارے میں میں کہنا چاہوں گا کہ اس میں باقی سکیمیں وہ تو خیر ہے ہم کوئی سکیم ڈراپ کریں گے لیکن جو واپڈا کا ہیڈ ہے، واپڈا والوں کے چیک سے ایک پیسہ بھی کم کر دیں تو وہ چیک Accept نہیں کرتے اور اس کی وجہ سے ہمارے پچھلے سال کے جو پروگرام ہے، ابھی تک تعطل کا شکار ہے۔ نیا تو پھر پتہ نہیں کب چلے گا۔ تو کم از کم یہ Clarify کریں کہ ہم روز جاتے ہیں

اور کہتے ہیں کہ جی ہو گیا اور پھر پتہ چلتا ہے کہ اس میں کوئی نئی چیز آگئی۔ پھر کہتے ہیں کہ ہو گیا۔ تو پچھلے سال کا جواب تک نہیں ہوا، اس میں نہ ہونے کی وجوہات ہمیں بتائی جائیں کہ کیوں نہیں ہو رہا؟ اور آئندہ جو آنے والا اس سال کا، جو موجودہ سال ہے، اس کا کب تک Implement ہو جائے گا، اس کی بھی ہمیں ذرا وضاحت

کرادیں۔ Thank you so much Sir.

Mr. Speaker: The House is adjourned for tea break.

(اس مرحلے پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب مشتاق احمد غنی: سپیکر صاحب! ایک گزارش ہے۔

جناب سپیکر: کر لیں، کر لیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایبٹ آباد میں فاسفیٹ کا ایک بہت بڑا کارخانہ تھا اور وہ انہوں نے نقصان کی وجہ سے بند کر دیا۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: میں نے یہ سوچا کہ آپ Minister concerned سے کوئی اپیل کرتے، وزیر بلدیات سے کہ خدا کیلئے جہاں کہیں بھی ہو، تم آ جاؤ، تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب! ان کو تو ہم نے پہلے ہی ریکویسٹ کی ہے۔ آپ ہمیں اجازت دے دیں تو ہم conclude بھی کر دیں گے ان کی جگہ۔۔۔۔۔ (تہقیر)

جناب سپیکر: مطلب یہ ہے کہ ان سے تمہیں کچھ نہیں کہا جائے جو کچھ کہنا تھا وہ ہم کہہ چکے ہیں بس۔

جناب مشتاق احمد غنی: میرے خیال میں انہوں نے سن لیا ہو گا اور وہ آنے والے ہوں گے، وہ آ ہی گئے۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔

جناب مشتاق احمد غنی: میں اپنی وہ گزارش مکمل کر لیتا ہوں جناب، کہ ان کو وہاں سے فارغ کر دیا گیا اور کوئی گولڈن بینڈ شیک نہیں دیا گیا جبکہ خزانہ شوگر ملز کی جب نچ کاری ہوئی، اس کو فروخت کیا گیا تو اس کے ملازمین کو گولڈن بینڈ شیک دیا گیا، تو میری یہ گزارش ہے کہ اب وہ کارخانہ جو اس وقت فاسفیٹ کا ایبٹ آباد میں بند کیا گیا تھا، اب وہ بیچ دیا گیا ہے اور بڑے اچھے پیسوں پر وہ فروخت ہوا تو وہاں کے دو ڈھائی سو ملازمین جن کو اس وقت بے روزگار کیا گیا تھا اور گولڈن بینڈ شیک نہیں دیا گیا تھا تو اب ان کو ان کے باقی ماندہ بقایات ادا کئے جائیں۔

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب، ملک ظفر اعظم صاحب، میرے خیال میں آپ سے پہلے بات ہو چکی ہے اس وجہ سے۔۔۔۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون و پارلیمانی امور): ہاں جی۔

جناب سپیکر: یہ تو نورا کشتی معلوم ہو رہی ہے، جی۔ (قمصے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جس طرح ہمارے پارلیمانی لیڈر نے فاسفیٹ کارخانے کا ذکر کیا تو یہ 1985 میں 97 ملین روپے کی لاگت سے بنا تھا اور 1996 میں یہ فیصلہ ہوا کہ یہ پراجیکٹ نقصان میں جا رہا ہے اور اتنے نقصان کے بعد جب حکومت اس کے نقصان کو برداشت کرنے کے قابل نہ رہی تو اس نے اسے پرائیویٹائزیشن کی شکل میں دے دیا۔ یہ جو فاسفیٹ کا آپ ذکر کر رہے ہیں۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: یہ بات سے ہو گئی ہے باہر، باؤس سے باہر ہونے کے بعد کی گئی ہے۔ (تالیاں، قمصے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: تو پھر بعد میں، باہر ان کے ساتھ ملکر ان کو پوری Detail ہم دے دیں گے۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ جی، شگفتہ ناز صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ناز: ایک بہت اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا مسئلہ ہے؟ یہ تو منسٹر صاحب اب۔۔۔۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ ناز: یہ ایک خاتون کا بہت اہم مسئلہ ہے، بیورو کریسی متحدہ مجلس عمل کی حکومت کو ناکام کر رہی ہے۔ میں ایک خاتون کا بہت سیریس مسئلہ آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں کہ 11 ستمبر 2003 کو ان کی ٹرانسفر کر دی گئی نو شہرہ کیلئے جبکہ ان کی ریٹائرمنٹ میں صرف ایک سال باقی تھا اور قانون یہ ہے کہ جب بھی ریٹائرمنٹ میں دو سال باقی ہوں تو پھر کہیں بھی ٹرانسفر نہیں کی جاتی ان کی مرضی کے بغیر، تو ان کی ٹرانسفر کر دی گئی اور متاثرہ پروفیسر نے سینئر وزیر صاحب سے بھی رجوع کیا۔ انہوں نے بھی متعلقہ حکام کو احکامات جاری کئے اور انہوں نے فضل علی صاحب سے بھی رجوع کیا، انہوں نے بھی حکم جاری کیا، دونوں وزراء کے کہنے کے باوجود انہوں نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا، کوئی کارروائی نہیں کی۔ اس کے بعد وہ خاتون عدالت چلی گئیں اور عدالت میں انہوں نے اپنا کیس لڑا۔ عدالت نے ان کے حق میں فیصلہ دے دیا اور یہ جنوری کی بات ہے کہ عدالت نے ان کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے لیکن تاحال ان کو اپنی پوسٹ پر واپس بحال نہیں کیا گیا۔ چھ ماہ سے ان کی تنخواہ بند ہے، وہ Recently بیوہ ہوئی ہیں، ان کا کوئی بیٹا بھی نہیں ہے۔ ان کو ٹرانسفر بھی کیا گیا آخری ٹائم میں، جبکہ ان کا Tenure بالکل ختم ہونے والا تھا۔ ریٹائرمنٹ کی ان کی مدت۔۔۔۔۔







وزیر بلدیات: میری بات جب ختم ہو جائے تو پھر اگر آپ نے بات کرنی ہو تو پھر آپ کے پاس کافی ٹائم ہے۔ اس حوالے سے عبدالاکبر خان صاحب نے جو پوائنٹس اٹھائے تھے کہ اتنا لمبا پروسیجر ہے کہ یہاں پر ڈی۔ جی کے پاس، پھر اس کے بعد سیکرٹری کے پاس، پھر اس کے بعد ڈی۔ سی۔ او کے پاس اور یہ پھر سارے ان کے پوائنٹس ہم نے نوٹ کر لئے ہیں اور یقیناً یہ ایک ایسا Process ہے کہ جس کے اندر کم از کم دو مہینے سے زائد لگ جاتے ہیں۔ اس پر جب Last time ہماری بات ہوئی تو چیف منسٹر صاحب کے ساتھ ہم سب بیٹھے اور اس کو مختصر کرنے کیلئے اس پر بات ہوئی اور اسی حوالے سے جناب بشیر بلور صاحب نے بھی بات کی، انور کمال صاحب نے بھی اسی انداز سے بات کی گو کہ وہاں پر کچھ تلخ و شیریں باتیں اور کچھ اشاروں و کنایوں کے اندر طنز و مزاح کی فضا بھی انہوں نے پیدا کی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک جمہوری نظام کا حصہ ہے اور یہاں پر ہر آدمی بیٹھ کر بات کر سکتا ہے۔ تمام آراکین کی رائے اس ضمن میں آئی ہے۔ میں بات کو مختصر رکھوں گا اس حوالے سے کہ کم از کم وہ بنیادی مطالبات جو سب نے پیش کئے کہ اس سسٹم کو سہل بنا جائے اور یہ آراکین اسمبلی کی ڈسپوزل پر کیا جائے اور یہ ان کے Discretion پر ہونا چاہیے کیونکہ یہ جو پچاس لاکھ کا فنڈ ہے، اسے وہ اپنے حلقے کے اندر اپنی مرضی کے ساتھ استعمال کر سکیں۔ ایک اور بات جو ابھی ہم نے Reminder تمام ممبران صوبائی اسمبلی کو دیا (مداخلت) پلیز، ہم نے تمام ممبران اسمبلی کو ایک Reminder دیا کہ مہربانی کر کے۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر کوئی شکایت ہو تو چیئر کو ایڈریس کریں تو میں ان سے کہوں گا۔

(تالیاں)

وزیر بلدیات: ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر، شکریہ۔ ہم نے تمام ممبران اسمبلی کو یہ یاد دہانی کرائی کہ چونکہ سال ابھی ختم ہونے کو ہے اور بہت کم لوگوں نے اس سال کے تعمیر سرحد کیلئے سکیمیں Submit کی ہیں اور اس کا بھی یہاں پر یہ مطلب لیا گیا کہ شاید اس وجہ سے کچھ Discrimination، کچھ خط امتیاز اور کچھ شاید اس فنڈ کو Lapse کرنے کے سلسلے میں حیلے اور بہانے ڈھونڈے جا رہے ہیں۔ ہم نے یہ خالصتاً اخلاص کی نیت سے کہ شاید آپ بہت سی دوسری چیزوں کے اندر بھول گئے ہیں کہ آپ کیلئے اس کا بھی فنڈ Available ہے، موجود ہے اور اے ڈی پی میں رکھا جا چکا ہے اور جن افراد نے ابھی تک تعمیر سرحد کے حوالے سے اپنی سکیمیں Submit نہیں کیں ہیں تو مہربانی کر کے ان کو Submit کریں تاکہ فنڈز کو ہم اس جون سے پہلے پہلے

Utilize کر لیں۔ یہ Utilization کے حوالے سے ہے اور آپ سب کو معلوم ہے کہ اس سال کا فنڈ آپ کیلئے تھا لیکن ابھی تک بہت کم ممبران نے، اور بھی ہمارے پاس پہنچ چکے ہیں، آج میں نے Confirm کیا، آٹھ دس ممبران کے اور ہمارے پاس جو نشانہ ہی ہے جو ڈی ڈی سی سے Approve ہو کر ہمارے پاس آگئی ہیں لیکن اس میں صرف اور صرف یہ تھا کہ جتنا جلدی ہو سکے ہم اس فنڈ کو Utilize کر لیں۔ چونکہ اسکے اندر ہم نے کچھ بنیادی تبدیلیاں کی ہیں جن کا ابھی میں آپ کے سامنے اعلان کروں گا۔ اس ضمن میں، میں جو اب کسی پر طنز کی بات نہیں کروں گا۔ میں کھلے دل سے خوش اسلوبی کے ساتھ، سب کی بات، اگر کہیں مجھ سے غلطی ہوئی تو اس کو بھی ہم Accept کریں گے اور یہی جمہوری روایت رہی ہیں کہ اگر کہیں کسی بھی نظام کے اندر اور کسی بھی پروسیجر کے اندر کہیں پروسیجرل غلطی ہے اور اگر کہیں Lengthy system ہے تو اس کو وہاں پر ختم کیا جائے اور اگر کہیں پر کسی سے غلطی سرزد ہو رہی ہے تو اس غلطی کو قبول کیا جائے۔ میں سب سے پہلے تمام ممبران صوبائی اسمبلی کی اس ضمن میں کہ Contingency کا 2% جو لیا جا رہا ہے یہ زیادہ ہے، میں آج اناؤنس کرتا ہوں کہ پچھلے سال پر بھی اور اس سال پر بھی 0.5% Contingency ہو گا اور باقی جو 1.5% ہے، وہ واپس اپنی سکیموں میں لگے گا (تالیاں) دوسرا ڈی۔ ڈی۔ سی کی Approval کے متعلق میری اس ہاؤس کے سامنے آپ کے توسط سے جناب سپیکر، یہ تجویز ہے کہ اگر متعلقہ ایم پی اے دو ہفتوں کے نوٹس پر وہ سکیمیں جب ڈی۔ ڈی۔ سی کے اندر لے آئے تو اس وقت اگر وہ خود اس کی صدارت کرنا چاہے تو ہم تمام ڈی۔ سی۔ اوز کو Notify کر دیں گے کہ متعلقہ ایم۔ پی۔ اے اس کی خود صدارت کر سکتے ہیں، اپنی ان سکیموں کیلئے اور اس کیلئے ہم متعلقہ ڈی۔ سی۔ اوز کو Notify کر دیں گے اور جب ڈی۔ سی۔ اوز کے پاس آپ اپنی سکیمیں Submit کریں گے، For feasibility and for PC-1 تو وہ اس بات کے پابند ہوں گے کہ وہ دو ہفتوں کے اندر اندر ان سکیموں کی Feasibility اور PC-1 Submit کریں اور اگر ممبران صوبائی اسمبلی اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ وہ اس میٹنگ کو Chair کریں تو ہم اس کو Notify کرنے کیلئے تیار ہیں اور اگر ہاؤس کی یہ خواہش ہے جناب سپیکر، (تالیاں) جناب سپیکر! یہاں پر پہلے بھی بات ہوئی اس معاملے میں، یہاں پر کرپشن اور جو Percentage دیا جا رہا ہے، یہ باتیں آئی ہیں۔ یقیناً یہ معاشرے کے اندر Assimilate ہو چکی ہیں اور یقیناً یہ ہم سب کیلئے تکلیف دہ بات ہے اور اس حوالے سے بہت سے ممبران کی طرف سے یہ تجویز آئی کہ یہاں پر پراجیکٹ کمیٹی بنادی جائے لیکن اس کے بعد پراجیکٹ کمیٹی کا پھر وہی، اس کو مشکل تر بنا دیا گیا اور میں آج یہ

اعلان کرتا ہوں کہ پراجیکٹ کمیٹی ایک لاکھ سے بڑھا کر ہم پانچ لاکھ کر رہے ہیں، پانچ لاکھ تک کی پراجیکٹ کمیٹی بن سکتی ہے (تالیاں) اور اس کو Notify انشاء اللہ Within a week ہوگا۔ جناب سپیکر! آپ اس کی مانٹرینگ بھی کر سکتے ہیں کہ ہم انشاء اللہ ایک Week کے اندر اس کو Notify کریں گے اور پراجیکٹ کمیٹی کے اراکین چونکہ یہ فنڈ آپ کا فنڈ ہے، ممبران صوبائی اسمبلی کا فنڈ ہے اور آپ کا یہ حق ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب ہم برابری کی بات کر رہے ہیں، جب ہم مساوات کی بات کر رہے ہیں، جب ہم سب کو ساتھ لیکر چلنے کی بات کر رہے ہیں اور آپ کی رائے کو اہمیت دینے کی بات کر رہے ہیں تو اس کا فیصلہ آپ خود کریں۔ آپ کا اپنا فنڈ ہے اور اس فنڈ کیلئے پراجیکٹ کمیٹی کے اراکین کا تقرر، جو چار اراکین کا تقرر کریں گے، وہ آپ کریں گے اور اس ضمن میں پراجیکٹ کمیٹی کا جو لیڈر ہے، اس کا بھی تقرر آپ کریں گے اور اس ضمن میں جس طرح یہاں پر تجویز آئی ہے کہ پیچیس پرسنٹ فنڈز پہلے ریلیز کر دئے جائیں تو اس تجویز کو بھی میں قبول کرتا ہوں اور اس سکیم کا جو پیچیس پرسنٹ فنڈ ہوگا، وہ پہلے ریلیز کیا جائے گا (تالیاں) لیکن اس کے بارے میں پہلے جو مخالفت ہو رہی تھی کہ پہلے ریلیز نہ کیا جائے، اس کی بھی اپنی وجوہات موجود تھیں تاکہ کہیں ہمارے ممبران اسمبلی پر کوئی ایسی بات نہ آئے کہ کوئی فنڈ اگر پہلے ریلیز کر دیں اور وہاں پر کچھ Embezzlement ہو جائے یا Misappropriately ہو جائے تو اس سے بچنے کیلئے صرف یہی ایک منشاء مقصود تھی لیکن آپ سب سے میری گزارش ہے کہ ہم اور آپ سب نے اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ کہیں ہمارے ممبران صوبائی اسمبلی کے دامن پر کوئی داغ نہ لگ جائے۔ اس کو کمال احتیاط کے ساتھ اور ہر طرف سے آپ کی مانٹرینگ ہو رہی ہے۔ میری یہ آپ سے گزارش ہے کہ ٹیم لیڈر کا انتخاب کرتے ہوئے اور ممبران کا انتخاب کرتے ہوئے کمال احتیاط سے کام لیں تاکہ کل کسی بھی ہمارے ممبر پر یہ الزام نہ لگے کہ تعمیر سرحد کا فنڈ خرد برد ہو گیا ہے یا اس ضمن میں ایسی کوئی بات ہو گئی ہے۔ یہاں پر واٹر سپلائی سکیمز کی Rehabilitation اور Repairs کے سلسلے میں دوستوں نے کہا جو بیس، پیچیس سال سے سکیمیں ہیں، ان پر اگر تھوڑا سا فنڈ لگا دیا جائے تو وہ لوگوں کو پانی کی بہتر، سوشل سیکٹر کے اندر ایک Development آسکتی ہے تو اس کیلئے بھی آج میں اعلان کرتا ہوں کہ یہ واٹر سپلائی کی Rehabilitation اور Repairs کے سلسلے میں بھی اس فنڈ کو استعمال کیا جاسکے گا (تالیاں) ہیلتھ اور ایجوکیشن سیکٹر کے اندر بھی۔۔۔

آوازیں: کیونٹی سنٹر اور پلے گراؤنڈ۔

وزیر بلدیات: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس فنڈ کا استعمال کرنا آپ کا حق ہے لیکن کوئی ایسی اجازت دینا کہ یہ جرگہ ہال، یہ حجرہ، اسکی اجازت میں سمجھتا ہوں، پورے ہاؤس کو میں دیکھ رہا ہوں کہ کوئی بھی اس کی اجازت نہیں دے رہا، لہذا یہ نہیں ہو سکتا۔

آوازیں: پلے گراؤنڈ۔

جناب سپیکر: پلیز پلیز۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ ہم یہاں پر ایسی بات نہ کریں جس سے کل پورے لوگوں کی انگلیاں ہم پر اٹھیں کہ انہوں نے اپنے لئے حجرے تعمیر کر لئے یا انہوں نے اپنے لئے جگہیں خرید لیں۔ ہم ضرور وہ کام کرنے کی یہاں پر اجازت دیں گے، یہ فنڈز آپ کے ہیں، آپ اس کو جس طرح چاہیں استعمال کر سکتے ہیں لیکن کوئی اس طرح کا شائبہ تک بھی نہ ہو، ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے کسی معزز رکن پر کل ذرا سی بھی انگلی اٹھے کہ انہوں نے یہ جو فنڈ استعمال کیا ہے، ایک ایسی جگہ پر استعمال کیا جو عام لوگوں کیلئے فائدہ مند نہیں ہے۔

آوازیں: پلے گراؤنڈ، لائبریری۔

وزیر بلدیات: میں اس طرف آ رہا ہوں۔ لائبریری کیلئے تو یہ پہلے سے موجود ہے، پروسیجر میں آپ دیکھیں کہ لائبریری کیلئے ہم پیسے دے سکتے ہیں۔ کیونٹی سنٹر کیلئے آپ ہر اس جگہ پر فنڈ استعمال کر سکتے ہیں جہاں پر Incurring expenditure involve نہ ہو کیونکہ جہاں پر Incurring expenditure involve ہوگا، وہ مسئلہ سب سے پہلی فنانس کے اندر جائے گا، رولز آف بزنس کے اندر موجود ہے۔ اکبر خان صاحب اس سلسلے میں، ابھی سپیکر صاحب اس سلسلے میں آپ کی رہنمائی بھی فرمائیں گے، آپ یہ فنڈز کوئی ایسی جگہ استعمال نہیں کر سکتے جہاں پر کوئی بھی Incurring expenditure involve ہو لہذا نہ تو آپ نئے سکول اس سلسلے میں تعمیر کر سکتے ہیں۔ اگر آپ ہیلتھ سیکٹر کے اندر کسی ایسی جگہ استعمال کرنا چاہیں اور بالخصوص میری ایک بہن نے بڑی اچھی تجویز پیش کی تھی ہاسٹل کیلئے، اگر وہاں پر Incurring expenditure involve نہیں ہے تو ہم اس میں ہاسٹل کی بھی تعمیر کی اجازت دیتے ہیں اور۔۔۔۔

آوازیں: پلے گراؤنڈ، پلے گراؤنڈ۔

وزیر بلدیات: پلے گراؤنڈ کے سلسلے میں میری آپ سے گزارش ہے کہ اگر آپ اس رقم کو، چھوٹی موٹی جو رقم ہے جناب سپیکر، یہ پچاس لاکھ کی بہت کم اور مختصر سی رقم ہے، اس کیلئے لوگوں کی، جس طرح سے آپ

سب کو معلوم ہے کہ یہ چھوٹی چھوٹی چھوٹی جو لوگوں کی سکیمیں ہیں، یہ اس لئے ہوتی ہیں، اگر آپ پلے گراؤنڈ یا ہسپتال کیلئے جگہ یا آپ سکول کیلئے جگہ خریدنے بیٹھ جائیں تو پھر اس کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ جو بڑی سکیمیں ہیں، وہ اے ڈی پی کے اندر Reflect ہیں، وہ دوسرے معاملات میں آپ لیکر آ جائیں، پلے گراؤنڈ میں لیکن اس سلسلے میں آپ کی مزید اگر کوئی تجاویز ہیں تو آپ سپیکر صاحب کے پاس پہنچادیں، ہم دو تین چار ممبران اس پر بیٹھ کر بات کر لیں گے اور اس پر بالکل ہم غور کرنے کیلئے تیار ہیں۔ میں انکار نہیں کر رہا ہوں کہ پلے گراؤنڈ کیلئے کر سکتے لیکن اس کیلئے آپ کل پر سوں ترسوں جب بھی آئیں، سپیکر صاحب کے پاس بیٹھ کر، اگر ہم بیٹھ کر اس پر فیصلہ کر لیتے ہیں تو ہم اجازت دینے کیلئے تیار ہیں لیکن اس پر میں ابھی فی الحال کوئی بات نہیں کروں گا اس لئے کہ یہ فنڈز جو تھوڑے تھوڑے لوگوں کے جو فوری معاملات ہیں، وہ درست کرنے کیلئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو Utilize ہونا چاہئے۔ جناب سپیکر! یہاں پر کل میری بہن محترمہ یاسمین نے بھی بات کی، معاشرتی اقدار کی بات کی، معاشرتی اٹھان کی بات کی، بیروزگاری کے بارے میں بات کی، بھوک اور افلاس کے بارے میں بات کی، میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہمارا این ایف سی کا مسئلہ حل ہو جائے، اگر Net Hydly Profit کا مسئلہ حل ہو جائے تو اس حوالے سے صوبے کے اندر امن وامان ہم بہتر طریقے سے قائم کر سکتے ہیں تو پھر یہاں پر ایک انڈسٹریل اسٹیٹ بنے گا ہم سب کے تعاون سے، اور صوبے میں امن و امان کے حوالے سے جب تک کہ اپوزیشن اور حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے تمام لوگ مل کر تعاون نہیں کریں گے، اس وقت تک صوبے کو ہم ترقی کی راہ پر گامزن نہیں کر سکتے۔ میری آپ سب سے گزارش ہے کہ Net Hydly Profit کیلئے اور این ایف سی کیلئے، جس طرح پہلے بھی یہ پورا ہاؤس متحد تھا، متفق تھا، یکجا تھا اور پوری یک جہتی کا اظہار، پورے وفاق نے بھی سنا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اتحاد کے ساتھ، اسی یک جہتی کے ساتھ اس آواز کو اور بلند کریں گے، یقیناً ہمارے صوبے کے جب مالی مسائل حل ہونگے تو اس سے ہم لوگوں کیلئے روزگار کے بھی نئے مواقع پیدا ہونگے، بھوک اور افلاس کا بھی خاتمہ ہوگا اور انشاء اللہ تعالیٰ حکومت کے پاس جو فنڈز ہیں، یقیناً صوبائی حکومت کو اس بات کا اختیار ہے اور ہم کوئی ایسی Discretionary بات نہیں کر رہے کہ ہم سب اپنے حلقوں کے اندر، مجھے یاد ہے کہ جب صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ صاحب نے، جناب سپیکر! میں آپ کی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

وزیر بلدیات: مجھے یاد ہے کہ جب وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد نے ایبٹ آباد کا دورہ کیا تو وہ بات جو انہوں نے یہاں اسمبلی کے اندر کہی تھی کہ ہم سب کو سینے کے ساتھ لگا کر چلیں گے تو اس دورے کا آغاز میرے بھائی جناب ممتاز رحمان عباسی کے گھرات ان کے کھانے سے شروع کی تھی اور صبح نثار صفدر اور پھر جناب مشتاق غنی اور پھر جناب قلندر لودھی کے گھر وہ چاروں پروگرام انکے وہاں پر ہوئے اور انہی کیلئے وہی اعلانات کئے جو اعلانات انہوں نے میرے لئے کئے۔ انہوں نے اس بات پر کوئی بھی Distinction draw نہیں کی اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ان دوستوں نے بھی بڑے کھلے دل کے ساتھ ان کا استقبال کیا اور یہی وہ روایات ہیں، صوبہ سرحد کی یہی وہ منفرد روایات ہیں کہ یہاں پر سب کو ساتھ لے کر چلنے کی بات ہے اور الحمد للہ ہمارے درویش وزیر اعلیٰ سب کو ساتھ لیکر چل رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کو Continue بھی کریں گے۔

اگر ہمارے صوبے کے مالی حالات نے اجازت دی، اگر این ایف سی کا مسئلہ اور اگر دوسرا Net Hydle Profit کا مسئلہ اگر حل ہو تو یقیناً یہ فنڈز پچاس لاکھ نہیں بلکہ ایک کروڑ ہو گا لیکن آپ سب کو صوبہ سرحد کے جو مالی Constraints ہیں وہ معلوم ہیں لہذا میری یہ گزارش ہے کہ ان مشکل حالات کے اندر بھی آپ ہمارا ساتھ دیں اور حلات بہتری کی طرف جائیں گے، جب آسائشوں کا وقت آئے گا، یہ آلائش کا دور جب ختم ہو گا تو اس وقت بھی انشاء اللہ تعالیٰ ہم آپ کا خیال رکھیں گے اور سب کو ساتھ لیکر چلیں گے اور یہ پچاس لاکھ اور ایک کروڑ کی بات نہیں ہے، ہم ڈیڑھ کروڑ تک کر سکتے ہیں اگر یہاں پر ہمارے حالات اور Net Hydle Profit اور اگر این ایف سی کا مسئلہ حل ہوا۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ سے اجازت بھی چاہوں گا اور میری آپ سے گزارش ہے کہ آئندہ بھی اسی طرح سے اگر کہیں بھی اس کے حوالے سے کوئی بھی بات ہو تو آپ ہمیں مشورہ دے سکتے ہیں اور انشاء اللہ ہم اس پر بات کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: بہت اہم بات ہے، بہت اہم۔ جناب سپیکر! گزشتہ دو دنوں سے۔۔۔۔۔

جناب خلیل عباس خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب عبدالاکبر خان: ایک منٹ جی، گزشتہ دو دنوں سے یہ ہاؤس متواتر اس تعمیر سرحد پر بحث کر رہا ہے۔ ہم اپوزیشن نے اپنے ایجنڈے میں اس کو شامل اس لئے کیا تھا کہ اس میں مشکلات ہیں اور میرے خیال میں 99% ممبران صاحبان نے اس بات کو دہرایا، ہر ایک نے اپنے Speech میں کہ جو Process ہے، یہ یہ Process نو نو مہینے آٹھ آٹھ مہینے، منسٹر صاحب نے DDC تک تو بات کر دی، DDC کو تو دو ہفتوں میں



کر دیا لیکن پر اہم تو ہمیں DDC کے بعد کا جو Process ہے، اس میں ہے۔ DDC کو پندرہ دن میں، اگر پہلے نہیں ہوتا تھا تو بیس دن میں ہوتا تھا لیکن جو مہینے لگتے ہیں، وہ DDC کے بعد یہاں پر لگتے ہیں۔ جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ جو Process ہے، اس کو Short کر لیں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب نادر شاہ: میرے خیال میں یہ جواب دینا چاہتے ہیں تو پہلے میں بات کر لوں تو۔۔۔

وزیر بلدیات: ایک سیکنڈ، میں جواب دے دوں اس کو۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، نادر شاہ صاحب بات کرینگے تو پھر۔۔۔۔

وزیر بلدیات: ایک سیکنڈ جناب سپیکر، میں نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر نادر شاہ صاحب بھی بات کر لیں تو آپ اکٹھا جواب دیں گے۔ Notes آپ لے لیں۔

جناب نادر شاہ: سر! سردار صاحب نے بہت اچھی باتیں کیں۔ میری جو سب سے زیادہ Objectionable بات ہے کہ جو پراجیکٹ کمیٹی ہے، اس میں ٹھیکیدار کا Must ہونا ہے تو اس پراجیکٹ کمیٹی سے ٹھیکیدار کا جو Answer ہے، وہ تو ہم نکالنا چاہتے ہیں لیکن اس کیلئے۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ پوائنٹ ہے ٹیکنیکل کہ اگر آپ ٹھیکیدار کو پراجیکٹ کمیٹی کا لیڈر بنائیں گے تو پھر پانچ پر سنٹ انکم ٹیکس کا ناجائز گا۔ اگر وہ آپ کا ٹھیکیدار نہیں ہوگا، Enlist نہیں ہوگا تو پھر اس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، پراجیکٹ لیڈر اس میں ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، انہوں نے کہا ہے کہ کنٹریکٹر ہوگا، Enlist ہوگا، Condition ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: سر! میرا ایک پوائنٹ ہے، سردار صاحب سے ایک پوائنٹ صرف۔۔۔۔

وزیر بلدیات: جی، آپ فرمائیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: یہ جو Confused سی بات ہو گئی ہے کہ جو Playground یا پارک کی بات ہم لوگ کر رہے ہیں، یہ دو باتیں ہیں Infact ایک تو اس کی زمین کی خریداری اور دوسری بات یہ ہے کہ زمین اگر موجود ہے، Playground موجود ہے، پبلک پارک موجود ہے تو اس کی Development کیلئے دو چار

لاکھ روپے دیکر اگر ہم کریں۔ ہم اس کی اجازت چاہتے ہیں کہ ہمیں اس Playground کی چار دیواری یا Steps بنانے کیلئے یا جھولے لگانے کیلئے کسی پبلک پارک میں اسکی اجازت چاہیے۔

جناب سپیکر: جی، خلیل عباس خان۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! (شور)

جناب کاشف اعظم: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: زما پہ خپل خیال کہ دا طریقہ تاسو شروع کرہ، کوم چہ ----

جناب کاشف اعظم: زہ وایم چہ پہ دے Simplicity of procedure باندے خبرہ اوشی۔ کہ Playground پکبن راخی، کہ جنت پکبن راخی او کہ محل راخی چہ یو یو کال پرے لگی نوخہ فائدہ دہ جی؟ چہ Procedure short شی نو دا بہ بنہ خبرہ وی۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب، مشتاق غنی صاحب چہ کومہ خبرہ او کرہ، مونبرہ خود کلو خلق یو هلته کبن زمکے ارزانے دی، پیسنور غوندے لکھونہ روپی کنال زمکے نہ دی۔ هلته زمکے ارزانے دی جی۔ گوری جی، مونبرہ نوکری چاتہ نہ شو ورکولے، مونبرہ نورخہ کار چاتہ نہ شو کولے، کم از کم دارا تلونکے کول خپل ددے بے راہ روئی نہ خو منع کولے شو کنہ جی۔ یو موقع ورکوؤ چہ هغوی چرتہ خہ لوبے اوکری جی۔ ددے چرسونہ نہ، ددے جوارونہ، ددے ہیروئن نہ، دالعت چہ زمونبرہ پہ دے معاشرہ کبن ورخ تر ورخ زیاتیری چہ دا ختم شی۔ ---- (شور)

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب! گورہ جی، جتنے بھی ممبران ہیں انکی تجاویز آئی ہیں۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! چہ زہ خپلہ خبرہ مکمل کرم جی۔ یومنٹ ستاسونہ غوارم، یومنٹ۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر!

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب کی اجازت سے جی۔ سپیکر صاحب! سردار صاحب ہم اووئیل چہ دے ضمنی کبن تاسو یو کمیٹی جوڑہ کریں۔ زما تاسو تہ دا گزارش دے چہ مہربانی اوکریں دا ڊیرہ اہمہ مسئلہ دہ، تاسو ددے یو کمیٹی جوڑہ کریں، دے

ضمن کنبن او دانورے اہمے مسئلے چہ دی، دے تعمیر سرحد کنبن راپیننو مسئلو  
بارہ کنبن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ حکومت اس کو خود Tackle کرے، وہ  
Transparency کو Ensure کرے، ایک ممبر کا کام ہے اس کو اپنی Priority خوب معلوم ہے خواہ وہ  
پچاس لاکھ پر ایک پلے گراونڈ خریدنا چاہتا ہے لیکن Ensure ہو کہ بھئی یہ Justified ہے،  
Transparency maintain ہے تو اسمیں کیا حرج ہے۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو دو تین جگہ یہ پراجیکٹس۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! سب سے پہلے پراجیکٹس کمیٹی کے مسئلے کو Elaborate کرتا ہوں کہ  
پراجیکٹ کمیٹی کو Enlist کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس سے پہلے جو  
پراجیکٹ کمیٹیز تھیں، انکے لئے 20% فنڈز ایم پی ایز یا کمیونٹی خود جمع کرتی تھی تو میری آپ سے یہ گزارش  
ہے کہ یہاں پر پی اینڈ ڈی نے جو پروپوزیشن بھی بنایا تھا، اس کے اندر Enlistment کا یا کوئی اس طرح کا انہوں  
نے وہ کیا تھا لیکن اس ضمن میں میری ایک میٹنگ ہوئی تھی اور میں نے تمام محکموں کو بلا کر یہ کہا کہ یہ  
Totally جب فنڈ ہم نے ایم پی ایز کو دیا ہے تو ایم پی ایز کو اس پر Fully اختیار ہونا چاہیے اور اگر پھر وہی  
ٹھیکیدار کی Enlistment کرنی ہے تو پھر ایک دفعہ پھر وہی سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ پھر ایم اے کو بیچ میں  
لانے کی ضرورت کیا ہے؟ اور اس میں ٹھیکیدار کی کوئی ضرورت نہیں ہے، کسی کو Enlistment کرنے کی  
ضرورت نہیں ہے لیکن یہ بات Clear کر رہا ہوں اور اس کا نوٹیفیکیشن انشاء اللہ تعالیٰ Within the  
week ہم ایشو کر دیں گے۔ ایک تو یہ بات ہو گئی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جی، Process، Process والی بات۔

وزیر بلدیات: دوسرا جو Process ہے، Process پر چیف منسٹر صاحب نے خود بھی اس بات کا نوٹس لیا  
اور میری چیف منسٹر صاحب کے ساتھ اس سلسلے میں میٹنگ ہوئی ہے اور ہم نے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو یہ کہا  
ہے کہ جو نئی ہمارے پاس سکیمز پہنچ جائیں، ان کو جو پراجیکٹس ہیں جو ایم پی ایز کی DDC کی Approval کے  
حوالے سے بہت زیادہ پراجیکٹس آرہی تھیں تو اس کو سہل بنانے کیلئے میں نے ان سے ریکویسٹ کی کہ یہ ہو سکتا  
ہے اور اس کا جو اگلا Process ہے، اس Process کے اندر ہم نے فنانس کو کہا، سی ایم صاحب نے فنانس کو

کہا ہے، میں ان کا شکر گزار بھی ہوں جناب سپیکر، انہوں نے کہا ہے کہ Within a week فنانس اس کی Releases کر دیں لیکن میں احتیاطاً کہہ رہا ہوں کہ اس میں آپ ہمیں دو یا تین Weeks دیدیں چونکہ وہ فنانس، جب فنانس سے Releases ہونگی، میرے دفتر سے یا چیف منسٹر صاحب کے دفتر سے ایک دن بھی کوئی فائل لیٹ نہیں ہوئی، اگر آپ کی فائل میں نے دس تاریخ کو بھیجی ہے تو گیارہ تاریخ کو چیف منسٹر کے اس پر Signature موجود ہیں تمام فائلوں پر۔ یہاں پر لمبا چوڑا کوئی Process نہیں ہے۔ ہم کوئی لیٹ نہیں کر رہے ہیں، یہ بات ضرور ہے، ایک دو Steps ضرور ہیں لیکن ہم اس کو Within three week time اگر ہمارے پاس DDC کی Approval آجاتی ہے تو ہم Within three week time یہاں سے اس کو Release کر دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ سب سے میں معذرت کے ساتھ عرض کرونگا کہ پچھلے سال کی چونکہ بہت سے ہمارے ایم پی ایز نئے تھے اور ایک ایک سکیم، میرے پاس یہ ریکارڈ موجود ہے، جو چار چار دفعہ انہوں نے اپنی سکیمیں دی ہیں اور چونکہ ڈی ڈی سی کے اندر اس وجہ سے Discuss کرنا ضروری ہوتی ہیں، ہو سکتا ہے شاید وہی سکیم Feasible نہ ہو جو پانی کی سکیم آپ دینا چاہتے ہیں، ہو سکتا ہے شاید وہی ڈسٹرکٹ اے ڈی پی میں آگئی ہو، ہو سکتا ہے شاید کسی دوسرے فنڈ سے اس کی Allocation already ہو چکی ہو۔ ہو سکتا ہے شاید وہ اے ڈی پی کے اندر Reflect ہو گئی تو ساری چیزوں کی وہاں پر جانچ پڑتال ضروری ہو کرتی ہے۔ اس حوالے سے میں یہ چاہ رہا ہوں کہ اگر ڈی ڈی سی سے آپ کی یہ ساری Approvals ہمارے پاس آجائیں تو ہم آپ کو، Within three weeks یہ پیسے ڈی سی او کے اکاؤنٹ میں ہونگے۔ میں ایک بات کی اور بھی وضاحت کرتا چلوں کہ اس سے پہلے جو آپ Changes کرتے تھے، جو اس میں تبدیلی لاتے تھے، بہت سے دوستوں نے اس میں Mind change کیا ہے اور آج ڈی ڈی سی سے Approval ہو گئی اور پھر آپ اس میں تبدیلی کرتے ہیں تو پھر دوبارہ ہمیں ایک نیا Process کرنا پڑا اور بعض اراکین اسمبلی کے ہم نے پانچ پانچ دفعہ وہ سارا Process کیا اور اس پر وہ Hard working ہوئی لیکن اس کیلئے بھی میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ وہ ڈی سی او کے پاس جا کر اپنی سکیم، لیکن میری اس سے گزارش یہ ہے کہ ایک دفعہ سے زیادہ آپ سکیم کے اندر تبدیلی نہیں کر سکیں گے کیونکہ بار بار آپ تبدیلی کریں گے، اس میں پھر Complications ہونگی۔ اگر آپ ایک دفعہ تبدیلی کرنا چاہیں تو وہ ڈی سی او کے پاس جا کر تبدیلی کر لیں، اس کو دوبارہ پراسس کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور وہ ہمیں Notify کر دیں گے، ڈی سی او کہ ہم نے اس سکیم کے اندر تبدیلی کر لی ہے لیکن اس کو بار بار، پلیز میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کے اندر زیادہ

Complications ہونگے اگر بار بار آپ تبدیلی کریں گے۔ اس حوالے سے میں آپ سے پھر کہتا ہوں کہ کسی کو اگر کوئی مشکلات درپیش ہیں تو آپ مجھ سے Contact کریں اگر مجھ سے کوئی Contact نہیں کر سکتا تو آپ سپیکر صاحب سے Contact کریں، سپیکر صاحب مجھے Communicate کر دیں گے۔ آپ کی مشکل کو انشاء اللہ تعالیٰ ہم حل کریں گے۔ چونکہ یہ آخری سیشن نہیں ہے اس کے بعد پھر ہم نے بیٹھنا ہے، اگر آپ کے مسئلے حل نہیں ہوتے تو پھر اٹھ کر بات کر سکتے ہیں لیکن آپ کے مسائل حل کرنے کے سلسلے میں جناب سپیکر، ہماری نیت بالکل صاف ہے اور۔۔۔

جناب سپیکر: تھوڑا سا پلے گراونڈ کی Improvement کے لئے اور پلے گراونڈ کی زمین خریدنے کے لئے اگر آپ۔۔۔

وزیر بلدیات: پلے گراونڈ کیلئے، دیکھیں جی، پلے گراونڈ کی Improvement کیلئے۔۔۔  
جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

جناب پیر محمد خان: پی اینڈ ڈی کی بات کریں کہ پی اینڈ ڈی کا کیا رول ہے؟ یا اس کو ختم کریں۔ سب سے بڑی مشکلات تو پی اینڈ ڈی والے بنا رہے ہیں۔ (شور)

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! بہت سی مشکلات، بہت سے جگہ آپس میں Inter link ہیں، پی اینڈ ڈی کا رول، فنانس کا رول، اے جی آفس کا رول اور سٹیٹ بینک کا رول یہ اپنی اپنی جگہ لیکن اس سارے Process کو چیف منسٹر صاحب کی ہدایات کی روشنی میں، انہوں نے سختی سے ہدایات دی ہیں، اے جی آفس کو بھی، انہوں نے پی اینڈ ڈی کو ہدایات ابھی حال ہی میں دی ہیں، انہوں نے فنانس کو بھی دی ہیں کہ کم از کم باقی کوئی بھی پراجیکٹ ہو، کوئی بھی ڈائریکشن ہو لیکن میں تعمیر سرحد کے حوالے سے کسی بھی تساہل اور کسی بھی کاہلی کو برداشت نہیں کرونگا اور ان کے خلاف سخت قسم کے ایکشن لئے جائیں گے (تالیاں) اور جہاں تک پلے گراونڈ کی Repair کا اور اس کے Betterment کا اور پارک کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں بھی ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں کہ اس سلسلے میں بھی آپ کر سکتے ہیں اور۔۔۔

جناب خلیل عباس خان: خبرہ دا دہ جی چہ زمکہ وی نو ہغے بانندے بہ، زمونبرہ ہیخ ضرورت نشتہ، مونبرہ نہ پویلینن جوو، نہ تیرس جوو او نہ پرے بلدنک جوو۔ ہیخ ہم پرے نہ جوو جی، خوچہ زمکہ نہ وی نو مونبرہ بہ خم کوو؟

وزیر بلدیات: اگر زمین کی خریداری کے سلسلے میں آپ بہت زیادہ مصر ہیں، آپ جناب سپیکر صاحب کے پاس آئیں، ہم بیٹھ کر اس کو Discuss کر لیتے ہیں Detail میں۔ اس کی تمام Complications کا ہم جائزہ لے لیتے ہیں، اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ ناگزیر ہیں تو پھر اس پر بات کر کے ہم اس مسئلے کو Settle کر لیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ، تھینک یو۔

جناب حامد علی شاہ: جناب سپیکر! جناب سپیکر!

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 10.00AM, tomorrow morning.

---

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 17 مارچ 2004 صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)